سالانہ اجتماع

۵ - ۶ - ۷ اخاء (اکتوبر)

"ھمارا مقصد ھمیں صرف اسی وقت حاصل ھوسکتا ہے کہ جب ھم یہ کوشش کریں اور ھماری روایت اور معمول یہ ھو کہ ان اجتماعات میں ھر جماعت کی نمائیندگی ضرور ھو اور یہ کم سے کم معیار ہے........ گو ھر جماعت کے نوجوان سارے تو اجتماع میں شامل نہیں ھو سکتے لیکن ان کا ایک ایک نمائیندہ اس اجتماع میں ضرور پہنچے"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اِسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اُس کو پسند آئیں۔"

(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔"

(المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۸ | تبوک ۱۳۵۱ھش | شمارہ ۱۱

ستمبر ۱۹۷۲ء

فہرست

پبلشر:۔ محمد شفیق قیصر

مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ "خالد"

دار الصدر جنوبی ۔ ربوہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مرکزِ سلسلہ میں بار بار آنے کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہدایات

حضورؑ فرماتے ہیں :-

"ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اُٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھ میں ہاتھ دیکر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پروا کچھ نہیں نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے جاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں اُن کو جانے دو۔ مگر ان سب سے بد قسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے اور ان باتوں سے جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سُنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیزگار ہوں مگر میں یہی کہونگا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔ بسا اوقات خطوط آتے ہیں کہ فلاں شخص نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہ دے سکے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ وہ لوگ یہاں نہیں آتے اور ان باتوں کو نہیں سُنتے جو خدا تعالیٰ اپنے سلسلہ کی تائید میں علمی طور پر ظاہر کر رہا ہے۔

پس اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کا سچّا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے؟ کیا کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے؟ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لو ۔۔۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

ہمارا تیسواں ۳۰ سالانہ اجتماع

ہر مجلس کے نمائندے سالانہ اجتماع میں شامل ہوں

(از محترم جناب چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔ اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا تیسواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش / ۵-۶-۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کو ربوہ میں منعقد ہوگا اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ ۵ اکتوبر ۷۲ء ۱۱ بجے قبل دوپہر اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے۔

مرکز سلسلہ میں کسی وقت بھی آنا بابرکت ہے لیکن اس قسم کے خاص اجتماعات کے ساتھ غیر معمولی برکات وابستہ ہوتی ہیں۔ اور ہر احمدی نوجوان جو ان برکات سے آگاہ ہے وہ اس اجتماع سے غیر حاضری کو برداشت نہیں کر سکتا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے زندگی بخش ارشادات، ذکر الٰہی اور دعاؤں کے لئے ساز گار فضا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر آپ کے صحابہ کرام کی زبان سے علمی تشنگی کو بجھانے والی علمائے سلسلہ کی تقاریر، خدام کے اپنے علمی اور ورزشی مقابلہ جات، باہمی ملاقات کے ذریعہ اسلامی اخوت کا قیام ہمارے اس اجتماع کی بڑی بڑی خصوصیات ہیں۔ اس نہر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ ہی کا پانی جاری ہے۔ آئیں اور کثرت سے آئیں۔ قریب والے بھی آئیں اور دور والے بھی آئیں۔ یَأْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔۔۔ یَأْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (اسکی مدد ہر ایک دور کی راہ سے تجھے پہنچے گی۔ دور کی راہ سے مدد کرنے والے آئیں گے۔ تذکرہ صفحہ ۳۶۵) کے الہام کو پورا کرتے ہوئے آئیں اور جی بھر کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جاری کردہ چشمہ کے پانی سے اپنی پیاس بجھائیں۔ والسلام

حمید اللہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک دلچسپ مکالمہ

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

(از مولانا سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

۱ شیخ نصیر الدین (غیر احمدی) :- السلام علیکم

میاں محمد ہاشم (احمدی) :- وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ آیئے۔ آیئے جناب شیخ صاحب! فرمایئے! کیسی طبیعت اور کیا حال ہے؟ بڑے عرصہ کے بعد تشریف لائے ہیں۔

۲ شیخ صاحب :- خدا کا شکر ہے۔ حال تو اچھا ہی ہے کچھ مصروفیت کی وجہ سے نہیں آسکا۔ آج خیال آیا کہ میاں صاحب سے ملے دیر ہوئی آج مل آؤں۔

میاں صاحب :- شیخ صاحب! آپ نے اس دن والی بات دریافت کی ہے؟

۳ شیخ صاحب :- میں نے اپنے کئی علماء سے بارہا پوچھا ہے مگر ہر ایک یہی جواب دیتا ہے کہ بتاؤں گا۔ ابھی مجھے فرصت نہیں کہ تلاش کروں۔

میاں صاحب :- شیخ صاحب! یہ کونسا لمبا چوڑا مسئلہ یا فتویٰ تھا جس کے لئے مذہب اور فقہ کی کتابوں کی تلاش کرنا تھی۔ بات تو اتنی سی تھی کہ قرآن کریم میں جہاں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر آیا ہے وہاں کہیں آسمان کا بھی لفظ آتا ہے؟ اگر وہ مولوی صاحبان قرآن جانتے ہیں تو ایسی آیت کے بتانے میں کیا دیر ہو سکتی تھی؟ اور اگر ان کو ابھی تک ایسی آیت کا علم نہیں تو وہ جناب مسیح کو آسمان پر زندہ کیونکر مان رہے ہیں؟

۴ شیخ صاحب :- تو کیا آپ کے خیال میں قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں جس میں حضرت عیسیٰؑ کے ذکر کے ساتھ آسمان کا لفظ بھی ہو؟

میاں صاحب :- جناب شیخ صاحب! ایسی قطعاً کوئی آیت نہیں بلکہ کوئی صحیح مرفوع متصل حدیث بھی نہیں۔ ہمارے امام بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۷۶ سال سے یہ بیس ہزار روپیہ کا چیلنج انعامی کر رکھا ہے کہ :-

"اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور اپنی تمام کتابوں کا جلا دینا

اس کے علاوہ ہوگا جس طرح چاہیں تسلی
کرلیں" (کتاب البریہ حاشیہ ص۱۹۲ مطبوعہ
جنوری ۱۸۹۸ء)

مگر اس اعلان کے بار بار کئے جانے کے باوجود
آج تک کوئی عالم ایسی حدیث پیش نہیں کرسکا۔
حالانکہ اس پر پینتیس ہزار روپیہ کا انعام بھی موجود ہے۔

۵۔ شیخ صاحب:۔ اس سے تو وہ حدیث پوری ہوتی
نظر آتی ہے کہ امام مہدی خزانے بانٹے گا مگر
اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔

میاں صاحب:۔ واقعی شیخ صاحب! آپ نے درست
فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکے علاوہ
اور بھی بہت سے انعامی چیلنج دیئے ہیں مگر
کسی کو بھی قبول کرکے کوئی عالم انعام لینے
کی جرأت نہیں کرسکا۔ اور وہ قبول بھی کیسے
کریں جبکہ حضورؑ کے دلائل ہی اتنے زبردست
ہیں کہ ان کا کوئی جواب نہیں۔

۶۔ شیخ صاحب:۔ پھر ہمارے علماء کیوں یہ مانتے ہیں
کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر زندہ ہیں اور اسی جسم
کے ساتھ واپس آئیں گے۔

میاں صاحب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل
سے عاجز آکر آپ کے ایک علامہ مولوی ابوالاعلیٰ
مودودی نے صاف یہ اعلان کردیا ہے کہ:۔

"قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ
اللہ ان (مسیح ناصری) کو جسم و روح
کے ساتھ کرۂ زمین سے اٹھا کر کہیں
لے گیا ہے"۔

۷۔ شیخ صاحب:۔ اگر وہ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے
تو پھر مودودی صاحب تو وفات مسیح کے قائل
ہوگئے۔

میاں صاحب:۔ نہیں نہیں یہی تو ان کے عجز کا ثبوت ہے
کہ ان کی وفات کی بجائے وہ اس کے آگے یہ بھی
لکھتے ہیں کہ:۔

"اور نہ (قرآن) یہی صاف کہتا ہے
کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت
پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی
اسلئے قرآن کی بنیاد پر نہ تو ان میں
سے کسی ایک پہلو کی قطعی نفی کی جاسکتی
ہے اور نہ اثبات"۔

۸۔ شیخ صاحب:۔ یہاں تو مسئلہ ہی گول مول کردیا گیا
ہے کہ قرآن کریم نہ حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر
جانے کا صاف ذکر کرتا ہے اور نہ ہی ان کی وفات
کا۔ مگر آپ مجھے بتائیں کہ یہ بیان مودودی صاحب
کی کس کتاب میں ہے اور صفحہ کونسا ہے؟

میاں صاحب:۔ یہ عبارت تو ان کی تفسیر "تفہیم القرآن"
جلد اول میں ہے مگر میں صفحہ نہیں بتاسکتا۔

۹۔ شیخ صاحب:۔ کیوں۔ کتاب کا صفحہ کیوں نہیں
بتاسکتے؟

میاں صاحب:۔ اگر میں نے صفحہ بتایا تو آپ خیال
کریں گے کہ میں نے مودودی صاحب سے شاید
مذاق کیا ہے اور آپ ناراض ہوجائیں گے۔

اسلئے میں اُن کی تفسیر کا صفحہ بتانے سے معذرت خواہ ہوں۔

۱۰۔ شیخ صاحب:- کسی کتاب کا حوالہ اور صفحہ بتانے پر آپ کو ناراضگی کیوں ہوگی؟ آپ ضرور مجھے صفحہ بتائیں۔

میاں صاحب:- یہ ساری عبارت جس کو آپ نے بھی گول مول کہا ہے مودودی صاحب کی تفہیم القرآن جلد اول کے صفحہ ۴۲۰ پر ہے۔

۱۱۔ شیخ صاحب:- لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ بات واقعی صفحہ ۴۲۰ پر ہی ہونی چاہیے تھی۔ گویا قرآن نے حضرت عیسیٰؑ کی حیات و وفات کے بارہ میں کوئی فیصلہ ہی نہیں کیا اور ہمیں خدا نے خود ہی تاریکی اور اندھیرے میں ڈال رکھا ہے (العیاذ باللہ)۔

میاں صاحب:- آپ خود اب جو چاہیں نتیجہ نکالیں میں نے آپ کو حوالہ، کتاب اور صفحہ بتا دیا ہے۔

۱۲۔ شیخ صاحب:- دراصل میرے آج یہاں آنے کا سبب یہ ہے کہ کل میں اپنے ایک بہت بڑے بزرگ عالم کی کتاب پڑھ رہا تھا جو ماہ ذوالحجہ ۱۲۹۱ھ کی طبع شدہ ہے یعنی آج سے پورے ایک سو سال پہلے کی۔ اس میں میں نے یہ عبارت دیکھی کہ:-

"جب سارے قول علماء کے جمع کئے جائیں تو یہ بات بالضرور ثابت ہوتی ہے کہ خروج مہدی علیہ السلام کا بارہ سو (۱۲۰۰) برس کے بعد ہجرت سے ہوگا اور تیرہ سدی سے (یہ لفظ سدی اصل کتاب میں س کے ساتھ ہی ہے) زیادہ نہ گزریگا کہ آپ ظہور فرمائیں گے اور جو بالفعل تیرہ سدی ہے اور نوّے (۹۱) و ایک برس اس کے بھی گزر گئے اور مہدی نے ظہور کیا ذہن میں آتا ہے کہ ظہور آپ کا سرے پر چودہ سدی کے ہو۔ اسلئے کہ بعض روایت میں آیا ہے کہ شروع مائۃ پر آپ کا ظہور ہوگا۔ اگرچہ بانصف اوّل صد سال داخل اوّل صد ہے۔ کیونکہ آپ مجدّد دین ہیں اور ہر مجدّد ہر زمانہ میں شروع سدی پر ظاہر ہوا"

اس بیان کو پڑھ کر میں کل سے پریشان ہوں۔

میاں صاحب:- کیوں؟ اس میں پریشان ہونے کی کیا بات ہے؟

۱۳۔ شیخ صاحب:- بات یہ ہے کہ جب "سارے قول علماء" کے ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور ہجرت نبوی سے ۱۲۰۰ برس کے بعد ہوگا۔ اور تیرھویں صدی کے اختتام سے پہلے پہلے آپ ظاہر ہو جائیں گے تو تیرھویں صدی تو گزر چکی اور اب ۱۳۹۲ھ یعنی چودھویں صدی کا بھی سال ۹۲ جا رہا ہے مگر امام مہدی نہ چودھویں

صدی کے شروع میں آئے اور نہ نصف میں اور نہ ہی آخر صدی میں حالانکہ چودھویں صدی کے صرف ۸ سال باقی رہ گئے اور جبکہ سابقہ مجددِ دین کا ہر صدی کے شروع میں آنا بتایا گیا تھا مگر یہ چودھویں صدی ساری کی ساری گزر گئی اور ابھی تک نہ امام مہدی آئے اور نہ ہی اس صدی کا مجدد آیا۔ اور اگر اب آئے بھی تو وہ پندرھویں صدی کا مجدد قرار پائے گا مگر چودھویں کا مجدد کہاں گیا؟ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ "ہمارے قول علماء" کے غلط بات پر جمع ہو گئے ہوں۔ کیونکہ اس صورت میں یہ حدیث غلط ماننا پڑے گی۔ لا تجتمع اُمتی علی الضلالۃ ۔ کہ میری ساری اُمت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہو گی اور اگر چودھویں صدی کے سر پر کوئی مجدد ظاہر نہ ہو تو اس صدی میں اس حدیث کو بھی جھوٹی اور وضعی ماننا پڑے گا جو ۱۳ سو سال تک سچی تھی جس کے مطابق گزشتہ صدیوں میں مجدد آتے رہے۔ اور اگر یہ حدیث ہی سرے سے غلط اور وضعی ہے تو پہلے مجددوں کو کس حدیث کے رُو سے مانا جاتا ہے؟

پھر کل مجھے یہ بھی خیال آتا رہا کہ اگر اس صدی کا مجدد آچکا اور امام مہدی ظاہر ہو گئے ہوں تو ہم اُن کا انکار کر کے اس حدیث کے مطابق کس زمرہ میں شمار ہوں گے؟

"مَن لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ" یعنی جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔

میاں صاحب:۔ یہ کونسی کتاب تھی جو کل آپ نے پڑھی اور جس کی عبارت آپ نے سُنائی ہے؟

۴۔ شیخ صاحب:۔ یہ کتاب غنیۃ القاری ترجمہ ثلثیات البخاری مع تمیمۃ الصبی فی ترجمۃ الاربعین فی احادیث النبی،" جو شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور نے شائع کی۔ اور جو امام المفسرین زبدۃ المحدثین ناصر حدیث سید المرسلین نواب والاجاہ امیر الملک مولانا و اولانا مولوی سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر" نے لکھی اور ماہ ذوالحجہ ۱۲۹۱ھ میں شائع ہوئی تھی۔

میاں صاحب:۔ واقعی یہ عبارت حق و باطل میں بڑی فیصلہ کن اور ہماری رہنمائی کرنے والی ہے۔ جناب شیخ صاحب! حضرت مرزا صاحبؑ نے فرمایا ہے کہ مجھے خدا نے وحی و الہام کے ساتھ بھیجا ہے اسلئے میرے بھیجنے والے خدا سے دعا کر کے میرا منجانب اللہ ہونا معلوم کر لو۔ اسلئے آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ آپ بھی استخارہ اور دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے حضرت مرزا صاحبؑ کے بارہ میں اصل حقیقت معلوم کریں۔

۵۔ شیخ صاحب :۔ یہ طریق تو بڑا اچھا ہے کیونکہ
ایک انسان تو دوسرے انسان کو دھوکا دے
سکتا ہے لیکن ماں باپ سے بھی زیادہ
شفیق اور مہربان خدا اگر اس سے ہدایت
مانگی جاوے تو وہ ہرگز کسی کو دھوکا نہیں
دیگا۔ مگر یہ بتائیں کہ یہ استخارہ کیسے کروں؟

میاں صاحب :۔ آپ نماز کے تو پابند پہلے ہی ہیں۔
آپ نماز عشاء کے بعد سونے سے قبل
دو رکعت نفل پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں
سورۃ الفاتحہ کے بعد سورہ یٰس پڑھیں
اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد
سورۃ الاخلاص ۲۱ بار پڑھیں اور پھر
اس کے بعد تین سو مرتبہ درود شریف اور
تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے
یہ دعا کریں کہ :۔

"اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات
کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور
اور مقبول اور مردود اور مفتری اور
صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں
رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری
جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا
تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی
اور مجدد الوقت ہونے کا دعویٰ کرتا
ہے کیا حال ہے؟ کیا صادق ہے یا
کاذب اور مقبول ہے یا مردود؟
اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف
یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر
مردود ہے تو اس کے قبول کرنے
سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول
ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس
کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم
ہلاک نہ ہو جائیں ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ
سے بچا اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے
آمین۔" (نشان آسمانی صفحہ ۳۸)

آپ یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں اور
پھر جو خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر کرے اس کے
مطابق عمل کر لیں۔

۶۔ شیخ صاحب :۔ کیا اس طرح خدا تعالیٰ بتا دیتا ہے؟

میاں صاحب :۔ یہی تو اسلام میں زندہ خدا،
زندہ کتاب قرآن اور زندہ نبی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے کا ثبوت ہے
کہ اس میں خدا بولتا ہے، کلام کرتا ہے اور
دعائیں قبول کرتا ہے۔ اگر بنی اسرائیل کی
عورتوں کو مثل موسیٰؑ کی والدہ کے وحی ہو سکتی
ہے اور عیسیٰؑ کی والدہ کے پاس جبرئیلؑ آ سکتا
ہے اور حواریان عیسیٰؑ کو خدا وحی کر سکتا ہے
تو امت محمدیہ کو جو "خیر امت" ہے اس میں
وحی والہام اور مکالمہ الٰہیہ کا دروازہ کیسے
بند مانا جا سکتا ہے اور اسلام کو مردہ اور
امت موسیٰؑ سے بھی گھٹیا کیسے تسلیم کیا جا سکتا

ہے ۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے تجربہ سے اس حقیقت کو آکر ظاہر فرمایا ؎

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم!
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

اور یہ وہ خوبی اور فضیلت اسلام کی ہے جو نہ عیسائی مذہب میں ہے اور نہ کسی اور مذہب میں ۔ یہ خوبی صرف اسلام میں ہی ہے اور اسی کو ظاہر کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحبؑ کو مبعوث فرمایا ہے ۔

۷ ۔ شیخ صاحب :۔ میاں صاحب! یہ بات آپ نے مجھے پہلے کیوں نہ بتائی کہ میں اس پر عمل کر لیتا؟ بہر حال میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے حق و باطل کے معلوم کرنے کا صحیح راستہ بتلایا ۔ اور میں ضرور اس طریق کے مطابق استخارہ کروں گا اور خدا تعالیٰ سے ہدایت اور راہنمائی چاہوں گا انشاء اللہ ۔

اچھا اب اجازت دیجئے ۔ خدا نے چاہا تو پھر ملیں گے ۔ خدا حافظ! السلام علیکم ۔

میاں صاحب :۔ وعلیکم السلام ۔ خدا حافظ ؛

جناب جمشید ہاشمی
ربوہ

حضرت مسیح علیہ السّلام کی گمشدہ بھیڑیں

(۲)

سیاح الداد کی مندرجہ بالا داستانِ سفر کی تائید رِبی خذوائی ابن شبرت (سنہ ۹۱۵-۷۰ء) نے بھی کی ہے - رِبّی خذوائی خلیفہ قرطبہ کا وزیر رہا ہے - اور اس امر کو مزید تقویت ملتی ہے کہ اس وزیر نے کئی ایک یہودی سیاحوں کو گم شدہ یہودی قبائل کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھجوایا - خذوائی نے خزر قبیلہ کے بارے میں سن رکھا تھا کہ ایک یہودی بادشاہ نے تاتاریوں میں سے بھی لوگوں کو یہودی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کر دیا تھا - یہ بادشاہ کریمیا میں رہتا تھا - جس کو خذوائی نے ایک خط لکھا جس میں جہاں اس نے اندلس اور اس کے خوش نما شہروں، عمارتوں اور باغات کا ذکر کیا ہے وہاں یہودی لوگوں کے حالات اور ان کے رہن سہن کے بارے میں بھی دریافت کیا ہے - یہ لمبا چوڑا خط اور اس کا جواب مخطوطاتِ حاضرہ میں موجود ہے جس پر تنقید و تحقیق کے بعد متعدد کتابیں موجود ہیں - سلاطینِ قرطبہ علم و ادب کے شائق اور تاریخ و جغرافیہ کے مربی تھے - اسلئے انہوں قرطبہ اور طلیطلہ کی شاندار لائبریریوں کیلئے یہودی ماہرینِ علم و دانش کو مشرق [illegible] ممالک میں کتب فراہم کرنے کے لئے بے دریے بھجوایا - ان میں یہودہ ہلاوی مشہور شاعر اور فلاسفر تھا جس نے خزر قبیلہ کے بارے میں کوزاری عنوان میں نظم لکھی ہے لیکن عرصہ تک اس کو محض شاعرانہ تخیل ہی تصور کیا گیا تھا تاہم اب اس میں خزر قبیلہ کے حالات کی تصدیق ہو رہی ہے - خذوائی کے ارسال کردہ خط اور اس کے جواب میں خزر کے بادشاہ کے جواب کی روشنی میں ذیل میں مختصر بیان کیا جاتا ہے -

رِبّی خذوائی - ابو یوسف ابن اسحاق بن عزرا جو شبروت خاندان سے ایک یہودی طبیب تھا سلطانِ قرطبہ عبد الرحمن الثالث (سنہ ۹۱۱-۶۱ء) اور خلیفہ حاکم (سنہ ۹۶۱-۷۶ء) کا وزیر رہا تھا - ادھر عباسی خلیفہ بغداد نے بازنطینی شہنشاہ رومنس ثانی کو سمندروں میں دھکیل دیا تھا - اس کے لئے اس نے عبد الرحمن الثالث سے مدد چاہی اور باہمی تعلقات کو مستحکم بنانے کے لئے ایک یونانی راہب نکولس کو یونانی سے لاطینی زبان کا مترجم مقرر کر کے بھجوایا - یہ راہب رِبّی خذوائی کا دوست بن گیا اور اس طرح مشرق میں رہنے والے یہودی قبائل کے بارے میں اس کی دلچسپی کو مزید تقویت ملی اور مزید مشرقی یہودی [illegible] آنے جانے لگے - ایک

دفعہ خراسان میں بسنے والے تاجروں نے بتایا کہ ایشیا میں بھی ایک خزر نامی یہودی ریاست ہے جس کا بادشاہ بھی یہودی ہے۔ چنانچہ حذوائی نے ایک سیاح اسحاق بن ناثن کو ایک مراسلہ دیکر اس طرف بھجوایا۔ اسحاق چھ ماہ تک قسطنطنیہ میں رہائش پذیر رہا اور آگے نہ جا سکا۔ کیونکہ اس نے حذوائی کو اطلاع دی کہ سرزمین خزر کا راستہ بڑا دشوار گزار اور خطرناک ہے۔ راستہ میں بحر اسود بھی پڑتا ہے جس میں ہر وقت طوفان آتے رہتے ہیں کشتیوں اور جہازوں کے محفوظ رہنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ چنانچہ حذوائی نے خط بھجوانے کی ایک اور سبیل نکالی۔ یہ خط پہلے اس نے فلسطین بھیجا جہاں کے یہودیوں نے یقین دلایا کہ وہ اسے نصیبین (Nisibis) بھجوا دیں گے۔ پھر وہاں سے آرمینیا۔ وہاں سے بردا اور پھر وہاں سے خزر پہنچا دیں گے۔ اسی اثناء میں جبالم کے بادشاہ (سلاوی) کے چند سفراء عبدالرحمن الثالث کو ملنے آئے انہوں نے یہ خط حذوائی کی پذیرائی کی خاطر شاہ جبالم کو دینے کا وعدہ کیا تاکہ وہ اسے ہنگری کے یہود کو پہنچا دیں۔ جہاں سے یہ بحفاظت روسیلیا اور بلغاریہ پہنچا دینگے گویا اس طرح یہ خط خزر کے بادشاہ یوسف تک پہنچا۔ اور پھر اس نے اس کا جواب لکھا۔ انہی دونوں خطوط کی روشنی میں خزر اور دیگر مختلف یہودی قبائل کے حالات درج کئے جاتے ہیں۔

حذوائی تقریباً ۹۷۰ء میں فوت ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ:۔

"منکہ حذوائی بن اسحاق بن عزرا یوروشلم کے مہاجر یہودیوں میں سے ہوں۔ دور دراز رہنے والے یہودیوں کے بادشاہ کو سلام و دعا بھجواتا ہوں ہم مہاجر یہودی جنہیں ارض مقدس سے بے عزتی اور ظلم و تشدد سے نکالا گیا بے حد و حساب مصائب و تکالیف سے دوچار ہونے کے بعد اب سپین میں امن و امان سے رہ رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدائے رحیم و کریم نے ہمارے گناہوں اور بد اعمالیوں کی سزا اب ذرا نرم کر دی ہے۔ ہمارا ملک جسے مقدس زبان میں صفارد کہا جاتا تھا اب اندلس کہلاتا ہے۔ اس ملک کا طول پچیس ہزار کیوبٹ اور عرض دس ہزار ہے قسطنطنیہ سے ۱۳۰۰ میل دور ہے۔ قرطبہ ساحل سے ۸۰ میل اندر کی طرف ہے۔ میں نے سنا ہے کہ سرزمین خزر قسطنطنیہ سے دوسو ستر میل پرے ہے۔ لیکن ہم آپ کے ملک کے بارے میں کچھ نہیں جانتے لیکن آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ مجھے آپ کا ملک دیکھنے کی کس قدر خواہش ہے ....."

اس کے بعد اس نے سپین اور مملکت قرطبہ کے شہروں،

عمارتوں اور لوگوں کے بارے میں بڑی خوبصورتی سے نقشہ کھینچا ہے اور سپین کو دریاؤں، چشموں اور تالابوں کی سرزمین قرار دیکر اناج، تیل، شراب اور پھلوں سے اٹا ہوا دکھاتا ہے۔ خوشنما باغوں اور باغیچوں میں ہر قسم کے اشجار و اثمار کی بہار دکھاتا ہے پہاڑوں کے اندر سونا چاندی، تانبا، لوہا، المونیم، سکہ، گندھک، سنگِ مرمر اور بلّور کے خزانے بتاتا ہے۔ لؤلؤ و مرجان کی تجارت اور باہر سے منگوائی گئی اشیاء مثلاً گرم مصالحے، قیمتی پتھر اور نوادر ملبوسات و ظروف سے بھرے بازار کی سیر کراتا ہے۔ آخر میں کہتا ہے کہ اندلس کے سالانہ محصولات ایک لاکھ مہر طلائی سے زیادہ ہیں۔ اس کے بعد وہ یہود کے شاہ سے دریافت کرتا ہے کہ قبیلہ خزر کے لوگ اور اسیرانِ اسرائیل کے باقیات اب کس حال میں ہیں؟ کیونکہ خراسان کے یہودی تاجروں نے مجھے بتایا ہے کہ خزر نے اپنی حکومت قائم کر لی ہوئی ہے قسطنطنیہ اور ان لوگوں کے درمیان کئی حکومتیں مزید موجود ہیں۔ بلکہ سمندر کا سفر پندرہ روز کا بھی درمیان میں پڑتا ہے سفیروں نے مجھے بتایا ہے کہ اس حکومت کا نام القصادی (ALCUSARI) ہے۔ لیکن وہاں پہنچنے کے لئے راستہ خطرناک ہے۔ درمیان کے علاقوں میں جنگ و جدل، ڈاکہ زنی اور لوٹ مار رہتی ہے اسلئے کوئی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہ سن کر میں سخت پریشان و مایوس ہوا لیکن خدا نے شاہ جبالم کے دو سفیروں مار تسالی اور مار جوزف کو بھجوا دیا جن کے ذریعہ یہ خط پہلے ہنگری کے یہودیوں تک پہنچے گا پھر اصحاب رُس (یوکرین یا روس اصغر؟) کے ذریعہ بلغاریہ جہاں سے منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد خسدائی نے بادشاہ سے دریافت کیا ہے کہ آیا واقعی یہودیوں کی کوئی خود مختار سلطنت قائم ہے؟ وہاں یہودی کس حال میں رہتے ہیں؟ وہ وہاں شروع میں کس طرح پہنچے؟ انہوں نے زمانۂ اسیری میں کتب مقدسہ اور صحیفوں کو کس غار میں چھپایا تھا؟ اور اب انکے درمیان کیا آداب و رسومات رائج ہیں؟ وغیرہم ایسے بیسیوں سوالات ہیں۔ اور آخر میں یہ بھی سوال کرتا ہے کہ پیشگوئیوں کے مطابق وہ آخری نجات دہندہ اور اسیروں کو رستگاری عطا کرنے والا کب آئے گا؟ کیا یہودی اس امید پر اب تک قائم ہیں یا مایوس ہو چکے ہیں؟!

اس طویل مراسلہ کے جواب میں جوزف شاہ طوزخی نے لکھا کہ آپ کا خط مجھے ربی یعقوب بن العزیز جو نمیز (جرمنی) کا رہنے والا ہے' دیا ہے۔ پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی کہ والا شان و ذی قدر عبدالرحمٰن جیسے بادشاہ کی عاطفت میں آپ لوگ رہتے ہیں — مسلمانوں کی اسی رواداری اور نیک سلوک کی وجہ سے ان کی حکومت تمام مشرق میں پھیل گئی ہے۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ :-

"معلوم ہو کہ ہم لوگ یافث کی نسل سے ہیں، ہمارا جد اعلیٰ طوخادم

(طوغارمہ بن یافث بن نوح) تھا۔
جس کے دس بیٹے ہوئے۔ جن میں
سے قسار سے آگے ہمارا قبیلہ بنا۔
خدا نے ہمیں طاقت بخشی اور ہم نے
اپنے دشمنوں کو مار مار کر دریائے
ڈینیوب کے پار بھگا دیا اور اس
طرح خزر نے اس علاقہ پر اپنا تسلط
جما لیا۔ اب یہ علاقہ بحیرہ گارگل سے
شروع ہو کر مشرق کی طرف چار مہینے
کی مسافت تک کے فاصلہ تک
پھیلا ہوا ہے۔ علاقہ بھر میں جھونپڑے
(گاؤں) قصبے اور قلعہ دار شہر آباد
ہیں۔ وہ مجھے خراج دیتے ہیں۔ بحیرہ
گارگل کے ساحل پر بسنے والے بھی
مجھے ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ جنوب کی
طرف باب الابواب تک بڑے
گنجان آباد قبیلے رہتے ہیں۔ اور
پہاڑوں پر بھی وادیوں میں آبادیاں
ہیں۔ اسی طرح سرزمین بیتا او تاجت
تک دو ماہ کی مسافت بھی اپنی ہے۔
مغرب کی طرف تیرہ قبیلے آباد ہیں جو
قسطنطنیہ تک چلے گئے ہیں۔ شمال
میں دریائے یا تیج تک میری سلطنت
قائم ہے۔ یہ لوگ بحرین کہلاتے
ہیں۔ میں دریا کے دہانے پر رہتا ہوں
اور روسیوں کو اسلامی سلطنت بغداد
تک پہنچنے سے روکے ہوئے ہوں۔
میرے تین شاہی شہر ہیں جن میں مسلمان،
عیسائی اور یہودی امن کی زندگی
گزار رہے ہیں۔"

اس کے بعد وہ اپنے ملک کی پیداوار، آب و ہوا
اور موسم وغیرہ کا ذکر کرتا ہے۔ آخر میں نجات دہندہ کی
پیشگوئی کے بارے میں لکھتا ہے:۔

"ہماری آنکھیں خداوند تعالیٰ کی طرف
لگی ہوئی ہیں اور اسرائیل کے دانشمند
جو بابل اور یروشلم میں رہتے ہیں۔
ہی کچھ کہیں! اگرچہ ہم مقامات مقدسہ
سے دور رہتے ہیں تاہم ہم سمجھتے ہیں
کہ ہمارے گناہوں اور بداعمالیوں
کی پاداش میں ہمارے اندازے
غلط ہو گئے ہیں تاہم وہ اپنا وعدہ
ضرور پورا کریگا کیونکہ "وہ خداوند
جس کا تمہیں انتظار ہے اچانک
اپنے معبد پر نازل ہوگا میثاق کا
پیغمبر جو تمہاری خوشی کا موجب ہوگا
سنو کہ وہ ضرور آئے گا۔ یہ رب الافواج
کا ارشاد ہے" (Mal. iii, I)
اس کے ماسوا ہمارے پاس دانیال
نبی کی پیشگوئی بھی ہے۔ خدا کرے
وہ دن دیکھنا جلد نصیب ہو آمین"

اس کے بعد ہمیں جو معتبر سفر نامہ ملتا ہے وہ
ربی بن یامین آف طودیلہ (۱۱۶۵-۷۳ء) کا ہے
جس نے طودیلہ (شمالی سپین) سے سفر شروع کیا اور
اتراغو، کورفو اور روم سے ہوتا ہوا یونان، قسطنطنیہ،
جزیرہ رُوڈز، قبرص سے انطاکیہ اور پھر وہاں سے
ارض فلسطین میں رہا۔ اور پھر وہاں سے دمشق،
بغداد اور ایران گیا۔ پھر خلیج فارس سے ہندوستان،
سیلون اور پھر چین جا پہنچا۔ اور واپسی پر عدن،
اسوان (مصر) قاہرہ اور سکندریہ کو دیکھ کر سسلی
اور روم سے ہو کر واپس سپین آیا۔ اس نے جو کچھ
یہودی لوگوں سے مل کر دریافت کیا یا دیکھا اس کے
دلچسپ حصے پیش ہیں:-

"قسطنطنیہ عظیم الشان شہر ہے جس کا محیط
اٹھارہ میل ہے اور یونان کا دارالحکومت ہے۔
شہنشاہ عمانویل (عیسائی) کا پایہ تخت ہے۔ اس
میں سینٹ صوفیہ کا عالی شان گرجا ہے۔ شہر کے
دو اطراف میں سمندر ہے۔ اس میں اکناف عالم سے
تاجر اور سیاح لوگ آتے رہتے ہیں مثلاً بابل،
ایران، میڈیا، مصر، کنعان، روس، ہنگری،
ڈیسیا اور خزریہ وغیرہ سے خشکی اور تری کے راستوں
سے ہزاروں لوگوں سے آپ مل سکتے ہیں اور اس طرح
دولت اور زر کی افراط ہے۔ ہر قسم کا مال و اسباب
فروخت ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ببر شیر، چیتے، ریچھ،
گورخر وغیرہ کی لڑائیوں کے تماشے اور پرندوں
کے آپس کے مقابلے سر راہ نظر آتے ہیں۔ بادشاہ
کے محلوں میں سونے چاندی کے ستون اور قیمتی پتھروں
سے منقش دیواریں ہیں اور عام باشندوں میں
امارت اور دولت کی فراوانی ہے۔ یہاں پرانی
کتابیں، صحیفے اور مسودات و مخطوطات کثرت
سے مل جاتی ہیں۔ ہر آدمی انگور کی بیلوں اور انجیر
کے درختوں کے سایہ میں بیٹھا مل جاتا ہے۔ فوج میں
کرایہ کے سپاہی لعنازم قبیلہ کے زیادہ ہیں۔ جو
سلطان مسعود سلجوقی سے جنگ کرتے رہتے ہیں۔
اصل باشندے عورتوں سے بھی بزدل اور کمزور
ہیں۔ شہر میں کوئی یہودی نہیں رہ سکتا ان سب
کو آبنائے کے ایک سرے پر اکٹھا کر دیا گیا ہے
جس کے ایک طرف بحیرہ مارمورا ہے اور دوسری
طرف جنگل ہے۔ یہ کل دو ہزار کی تعداد میں ہیں۔
حالانکہ ان میں کاہن اور علماء بھی ہیں۔ انکو گھوڑے
پر چڑھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ یونانی یہودیوں
سے سخت نفرت کرتے ہیں اور ان پر گند پھینکنے سے بھی
دریغ نہیں کرتے اور سر بازار ان کو پیٹتے ہیں۔

دریائے دجلہ کشتی نوح کے ٹھہرنے کے مقام
اراراٹ پہاڑ کے دامن میں بہتا ہے۔ آجکل کشتی نوح
کے ٹھہرنے کے مقام پر یہودیوں نے ایک کنیسہ بنایا
ہوا ہے جس کا نام کنیسہ عزرا ہے۔ جزیرۃ العمر پر
چار ہزار یہودی رہتے ہیں۔ یہاں سے اشور (موصل)
دو دن کے سفر کے فاصلہ پر ہے جہاں سات ہزار کے قریب
یہودی آباد ہیں۔ موصل ایران کا سرحدی شہر ہے۔ یہ بڑا
قدیم شہر ہے اور نینوا سے ایک پل کے ذریعہ ملا ہوا ہے

نینوا آجکل کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ تاہم اس کی بوسیدہ دیواروں سے عظمتِ رفتہ کا پتہ چلتا ہے۔ یہ قبیلہ چالیس فرسنگ کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں سے بغداد تک راستہ جاتا ہے۔ راستہ میں بڑے بڑے شہر اور تاریخی مقام مثلاً ربہ، قرقسیہ، العنبر، حضارہ، عقبارہ وغیرہ آتے ہیں۔ جن میں میں نے اسیر یہودی علماء و کاہنہ کے مقابر کی زیارت کی ہے۔

بغداد میں خلیفہ مستنجد عباسی کی حکومت ہے جس کا صرف محل ہی تین مربع میل کے رقبہ پر پھیلا ہوا ہے خلیفہ معتصم کا سلوک یہودیوں سے فراخدلانہ ہے۔ کئی یہودی کلیدی اسامیوں پر متمکن ہیں۔ تقریباً چالیس ہزار یہودی بغداد میں رہتے ہیں۔ جن میں کئی ایک اپنا شجرۂ نسب حضرت موسیٰؑ کے دس قبائل کے سرداروں سے ملاتے ہیں۔ دانیال بن حصدائی (جو اسیرانِ اسرائیل کا قائد بھی ہے) کے پاس حضرت داؤدؑ تک شجرۂ نسب کی کتاب موجود ہے مسلمان بھی اسے "سیدنا بن داؤد" کے نام سے پکارتے ہیں اور جب یہ خلیفہ عباسی کے دربار میں جاتا ہے تو چوبدار پکارتا جاتا ہے "عاملوا طریق لسیدنا بن داؤد"۔ سیدنا بن داؤد کا حکم یہودیوں کی تمام جماعتوں مثلاً شنار، ایران، خراسان، سبا (یمن) دیار بکر، سرزمینِ میسوپوٹیمیا (عراق) کوہِ اراراٹ اور سرزمینِ العانی پر چلتا ہے۔ العانی اس سرزمین کا نام ہے جو پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ اور اس وادی سے باہر جانے کا راستہ صرف وہ آہنی دروازے ہیں جو ذوالقرنین نے بنوائے۔ آجکل یہ دروازے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ یہاں کے لوگ العانی کہلاتے ہیں۔ سیدنا بن داؤد کا حکم سائبیریا پر بھی چلتا ہے۔ اور ملک طوغارمیم میں، اسویہ پہاڑوں تک اور گورگن (جارجیا) کی سرزمین (جہاں دریائے جیحون بہتا ہے) تک اس کی مانی جاتی ہے۔ یہاں عیسائی بھی ہیں جو جرگاشی کہلاتے ہیں۔ اور پھر یہ قبیلے سمرقند کے دروازوں تک اور سرزمینِ تبت اور ہندوستان تک پھیل گئے ہیں۔ ان سب زمینوں اور ملکوں کے نمائندے سیدنا بن داؤد سے راہبین اور کاہنہ کے تقرر کے لئے درخواست لیکر آتے ہیں اور یہ انہیں مُہر اور عصا عطا کرتا ہے اور تحائف وصول کرتا ہے۔

پھر وہ لکھتا ہے کہ بغداد میں چالیس ہزار یہودی رہتے ہیں جو امن و امان اور خوشحالی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ بغداد میں دس اکادمیاں ہیں جن میں سے سب سے بڑی درسگاہ کا افسرِ اعلیٰ ربی سموئیل بن ایلی قبیلہ لاوی آلِ موسیٰ سے ہے۔

نہاوند میں چار ہزار یہودی ہیں جہاں سے چار دن کی مسافت پر سرزمینِ ملاحدہ شروع ہو جاتی ہے۔ جہاں حشیشین (حسن بن صباح کے پیرو) پہاڑوں کی وادیوں میں رہتے ہیں۔ ان میں بنو اسرائیل کی چار جماعتیں بھی شامل ہیں جو لوٹ مار اور قتل و غارت میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ یہاں سے پانچ دن کی مسافت پر عمادیہ ہے جہاں پچیس ہزار اسرائیلی آباد ہیں۔ ان سے آگے خفتان

کے پہاڑوں میں یہودیوں کی قریباً سو جماعتیں رہتی ہیں۔ اس سے آگے میڈیا کی سلطنت شروع ہو جاتی ہے جہاں وہ یہودی رہتے ہیں جو یروشلم کی پہلی مرتبہ تباہی کے وقت (یعنی شلمانصر میڈیا کے بادشاہ نے جب پہلی مرتبہ فلسطین پر چڑھائی کی) سے آباد ہیں۔ شلمانصر یہودیوں کو اسیر اور غلام بنا کر ہمراہ لے گیا تھا۔ اب تک یہ لوگ وہ زبان بولتے ہیں جس میں طرخم لکھی گئی ہے۔ اس سے آگے پچیس دن کی مسافت پر صوبہ گیلان واقع ہے جہاں ایک یہودی راہب نے شعبدات دکھا کر ہزاروں یہودیوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا تھا اور یروشلم کو دوبارہ حاصل کر لینے کا وعدہ کر کے شاہ ایران کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔ آخر بڑی تگ و دو اور خون خرابہ کے بعد طبرستان کے بادشاہ سیف الدین نے اُسے قتل کروا دیا اور یہ فتنہ فرو ہوا۔ یہاں سے ہمدان بیس روز کے فاصلہ پر ہے جہاں تیس ہزار کے قریب یہودی بستے ہیں اور چار دن کی مسافت پر طبرستان میں جو دریائے گوزان پر آباد ہے چار ہزار یہودی ہیں۔ سات دن کی مسافت پر اصفہان کا شاہی تخت گاہ ہے۔ شہر کا محیط بارہ میل کا ہے اور اس میں پندرہ ہزار یہودی رہتے ہیں۔ چار دن مزید مسافت پر شیراز واقع ہے جس میں دس ہزار یہودی آباد ہیں۔ یہاں سے سات روز کی مسافت پر غزنہ کا شہر دریائے گوزان کے کنارے واقع ہے جہاں اسّی ہزار یہودی رہتے ہیں۔ یہ شہر اہم تجارتی شاہراہ پر واقع ہے۔ اسلئے یہاں کئی ایک زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ پانچ دن کی مزید مسافت کے بعد سمرقند آ جاتا ہے جہاں پچاس ہزار یہودی بھی رہتے ہیں۔ یہاں سے ایک مہینہ بھر سفر کریں تو نیشاپور کا علاقہ آ جاتا ہے جہاں پہاڑوں پر قوم موسوی کے چار ابتدائی قبائل یعنی بنو دان، بنو زبولون، بنو آشر اور بنو نفتالی آباد ہیں۔ اور یہ لوگ شلمانصر کے پہلے حملہ فلسطین کے دوران اسیری کی حالت میں یہاں پہنچائے گئے تھے (۲۔ملوک۔ II-XViii) "اور اس نے انہیں حالہ اور حابور جو دریائے گوزان کے کنارے پر ہیں لا کر ڈال دیا اور دیگر میڈیا کے شہروں میں بھی"۔ یہ سرزمین بیس روز کی مسافت کے طول میں ہے۔ ایک طرف دریائے گوزان اس کی سرحد بناتا ہے، ان کی اپنی عملداری ہے۔ ان کا شہزادہ جوزف امار کالا (لیوی قبیلہ کا) ہے۔ یہ لوگ کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں اور صحرا کے راستے سرزمین کش (CUSH) سے جنگ بھی کرتے رہتے ہیں۔ ان کے حلیف کفر الترک کے لوگ ہیں۔ (یہاں چینیوں اور منگولوں کے حُلیے اور رسم و رواج کا ذکر کرتا ہے) جو اُن یہودیوں کی ہر طرح سے مدد اور حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

یہاں سے اونچے اونچے پہاڑ اور دشوار گزار گھاٹیاں دیکھ کر طودیلہ سیاح واپس خوزستان جو دریائے دجلہ کا علاقہ ہے پلٹ پڑا اور دریا کے ساتھ ساتھ سفر کر کے خلیج فارس اور بحر ہند میں داخل ہو گیا۔ جزیرہ کیش اور القطیف (نزد بحرین) کی سیر کرتا ہوا خولام (قیولون) چلا گیا۔ جہاں آتش پرست زرتشتیوں کی حکومت تھی۔ یہ لوگ علم نجوم کے ماہر تھے اور بنی اسرائیل کے نوکش

کی اولاد سے ہیں۔ سب لوگ تجارت پیشہ اور صنعت و حرفت
کا کاروبار کرتے تھے۔ گرمی کی وجہ سے سب لوگ دن
کو سوتے اور آرام کرتے تھے اور رات کو بازاروں میں
آگ جلا کر کام میں مصروف رہتے تھے۔ علاقہ میں کالی
مرچ، زیرہ اور دیگر مصالحہ جات کی کاشت کرتے
ہیں۔ یہ لوگ نہ مُردہ کو جلاتے ہیں نہ دفن کرتے ہیں بلکہ
لاشوں کو حنوط کر کے کمروں میں رکھ چھوڑتے ہیں سورج
کی پرستش اس طرح کرتے ہیں کہ صبح صبح ہر شخص میل آدھ
میں ایک اونچے ٹیلے کی طرف بھاگتا ہے۔ جہاں
ایک بڑا اور لکڑی کا چکر بنا ہوتا ہے جوں جوں
سورج بلند ہوتا ہے یہ چکر مہیب آواز سے گھومتا
ہے۔ یہ آتش پرست مرد و زن ہاتھوں میں عُود و
عنبر کے دخان دان لئے اس کے سامنے سجدہ ریز
ہو جاتے ہیں .... ؟ اس جزیرہ میں ہزاروں کی تعداد
میں اسرائیلی بھی آباد ہیں جو شریعت موسوی اور
طالمود اور "سلفہ" کے قوانین سے بخوبی واقف
ہیں۔ یہاں سے ۲۳ دن کا سفر ہمیں ایرک (موجودہ
سیلون) پہنچا دیتا ہے۔ جہاں تقریباً تین ہزار
اسرائیلی موجود ہیں۔ ایرک سے چین چالیس روز
کی بحری مسافت ہے لیکن راستہ پُرخطر اور سمندری
طوفانوں کی آماجگاہ ہے خصوصاً بحر نکپا (ننگ پو)
جس کے اوپر تاروں کا جھرمٹ (ORION) چمکتا
ہے اور سمندری ہواؤں پر اثر انداز ہوتا ہے (؟)
یہاں بھی گنگالا کے علاقہ میں ایک ہزار کے قریب
اسرائیلی رہتے ہیں۔ وہاں سے ملک ہند میں آٹھ روز
کے سفر کے بعد تاجر آتے جاتے رہتے ہیں۔

طوویلہ کی سیاحت کے دس بارہ برس بعد
پٹاخیہ بن جیکب نے پولینڈ، کیف، کریمیا، تاتاری،
آرمینیا، میڈیا، ایران، عراق، شام اور یونان
وغیرہ ممالک کا وسیع دورہ کیا۔ اس کے سفر نامہ کے
حالات کی بھی طوویلہ کے بیان کردہ واقعات کے
ساتھ کم و بیش مماثلت ظاہر ہوتی ہے۔ چند ایک
دلچسپ باتیں جن سے مزید وضاحت ہوتی ہے درج
کی جاتی ہیں:۔

علاقہ کیدار (یوکرین یا روس) اور خزاریہ
کی سرزمین کے درمیان بحر اسود پھیلا ہوا ہے۔
سرزمین خزاریہ کو پٹاخیہ نے سترہ دن کے سفر کے
بعد ختم کیا اور سترہ دریا پار کئے۔ آخری حصہ میں
پھر ایک بڑی جھیل سی ہے جس میں سے سخت بدبو اٹھتی
ہے اور اس کا پانی گدلا ہے۔

بحر پٹرڈ (PUTRID SEA) ایک دن
کے مزید سفر کے بعد ایک اور بحیرہ آ جاتا ہے جس کا
پانی بدبودار نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ کوہ ارارات
میں پھرتا رہا۔ ایک کنیسہ میں جو عزرا راہب کا یوروشلم
کے معبد سے لایا ہوا سرخ رنگ کا پتھر بھی نصب
ہے۔ خزاریہ لوگوں کی اپنی زبان ہے۔ طوخارم اور
اوکیدار کے لوگ اپنی زبان بولتے ہیں۔ اس کے بعد
وہ نینوا کی طرف مڑ گیا۔ جہاں اس نے دیکھا کہ نینوا
کی زمین سیاہ رنگ کی ہے اور کوئی سبزی یا
جڑی بوٹی تک اُگی ہوئی نہیں ہے۔ عذاب الٰہی

کے نازل ہونے کے بعد یہ مقام سدوم کی طرح غیر آباد اور ویرانہ میں تبدیل ہو چکا تھا۔ علاقہ ارارات (آرمینیا) میں وہ کئی دن پھرتا رہا۔ کہتا ہے کہ پرانے زمانے میں یہاں کثرت سے یہودی آباد تھے لیکن آپس میں خانہ جنگی اور ایک دوسرے کی گردن کشی کی وجہ سے کئی قبیلے دمشق، ترکستان، میڈیا وغیرہ کے علاقوں میں دور دور تک نکل گئے۔ حتیٰ کہ ایران و افغانستان اور تبت اور مختلف پہاڑوں کی وادیوں میں جا چھپے۔

بغداد سے ایک ڈیڑھ روز کی مسافت پر حزقیل نبی کی قبر ہے۔ یہ صحرائی علاقہ خرامیم (ملعون) لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ ان کا بڑا شہر کِفل ہے جس سے ایک میل کے فاصلہ پر حزقیل نبی کی قبر ہے۔ حزقیل نبی (ذوالکفل) کے مقبرہ کے ارد گرد دیوار بنی ہوئی ہے اندر ایک بڑا صحن ہے۔ بانجھ عورتیں اور بانجھ جانور دعا کے لئے یہاں لائے جاتے ہیں۔ اس بارے میں کئی حکایتیں مشہور ہیں۔ مقبرہ کا دروازہ سال میں ایک خاص موسم میں کھلتا ہے (دراصل صحرائی ریت سے راستہ اَٹ جاتا ہوگا۔ اجمیر ہندوستان کے قریب بھی ایک مندر میں نے دیکھا ہے جو گیارہ مہینے ریت کے اندر دبا رہتا ہے۔ میلہ کے موقع پر یاتری اسے صاف کر کے نکال لیتے ہیں) حزقیل نبی کی قبر پر پوتا گچ کیا ہوا ہے اور اس پر صندل کی لکڑی کا کٹہرا لگا ہوا ہے جس پر سونے کی مینا کاری ہے۔ اس کے اوپر سونے کا گنبد ہے شیشے اور کانسی کے فانوس میں زیتون کا تیل دن رات جلتا رہتا ہے۔ (باقی)

اظہارِ تعزیت

(۱) نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم عبدالرزاق صاحب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اہلیہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ مورخہ ۱۳؍اگست بروز اتوار لیڈی ایچیسن ہسپتال لاہور میں اچانک وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین کمسن و معصوم بچے چھوڑے ہیں۔

(۲) مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مہتمم تعلیم و ایڈیٹر ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی ہمشیرہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ ملک محمد حیات صاحب مورخہ ۱۴؍اگست بروز سوموار اپنے گاؤں میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک بچی چھوڑی ہے۔

ادارہ خالد مکرم عبدالرزاق صاحب اور مکرم محمد شفیق صاحب قیصر کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دلی طور پر ان سے اظہارِ افسوس کرتا ہے۔ نیز دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور بچوں کا خود حامی و ناصر ہو آمین

(ادارہ)

محمود مجیب جہلروی
گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ

انسانی قویٰ کی نشوونما

(۲)

ذہنی قویٰ کی نشوونما

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :-

"دلائل صحیحہ کے توغل اور استعمال سے قوتِ ذہنی بڑھتی ہے اور ادراک امورِ دقیقہ میں طاقتِ مدرکہ تیز ہو جاتی ہے"

(براہین احمدیہ جلد دوم)

بچپن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک انجمن بنانے کا ارادہ کیا اور اس انجمن کا نام تجویز کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؑ نے اس مجلس کا نام "تشحیذ الاذہان" رکھا یعنی ذہنوں کو تیز کرنے والی انجمن۔ پھر اس انجمن نے ذہنوں کو تیز کرنے کے لئے ایک رسالہ نکالا جس کا نام اسی مجلس کے نام پر تشحیذ الاذہان رکھا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوجوانوں کو ذہین بننے اور ذہانت اور فطانت کی قدرتی قوت کو ترقی دینے پر بہت زور دیا ہے۔ فرمایا :-

"ہمارے نوجوانوں کو ذہین بننا چاہیئے اور ان کی نظر وسیع ہونی چاہیئے۔ وہ جب بھی کوئی کام کریں انہیں چاہیئے کہ اس کے سارے پہلوؤں کو سوچ لیں۔ یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے میں نے دیکھا ہے کہ روحانیات میں بھی ہمارے آدمی بعض دفعہ فیل ہو جاتے ہیں اور وہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں مگر ہمیں خدا تعالیٰ کی محبت حاصل نہیں ہوتی۔ حالانکہ میں نے بارہا بتایا ہے کہ صرف نمازیں پڑھنے سے خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا نہیں ہو سکتی اور نہ اس کا قرب انسان کو حاصل ہو سکتا ہے۔ حقیقی دین تو ایک مکمل عمارت کا نام ہے مگر تمہاری حالت یہ ہے کہ تم مکمل عمارت کا فائدہ صرف ایک دیوار سے حاصل کرنا چاہتے ہو" (الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

حضرت خلیفہ ثانیؓ نے ذہانت پیدا کرنے کے دو اہم ذریعے (۱) محبت اور (۲) سزا بیان فرمائے ہیں۔ فرمایا :-

"خدام الاحمدیہ کے ارکان مفوضہ
فرائض میں غفلت یا کوتاہی پر سزا برداشت
کرنے کا عہد لیں"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
نے ذہانت پیدا کرنے کے لئے اپنی سنہ ۱۹۶۲ء کی ایک
تقریر میں بطور پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ فرمایا تھا
کہ "حسد" نہ کرنے اور "دعاؤں" اور "محنت" سے ایک
طالب علم یا ایک ملازم کی ذہانت بہت حد تک بڑھ
سکتی ہے۔

ذہانت کے نتیجہ میں علم لدنی بڑھتا ہے اور
انسان خدا تعالیٰ کے ارادہ اور اس کے منشاء کو
اس کی صفات سے پہچان جاتا ہے اور دعا کرتے
وقت جب صفاتِ الٰہیہ کو مدنظر رکھا جاتا ہے تو
اس آدمی کی دعائیں دوسروں کی نسبت زیادہ
قبول ہوتی ہیں۔

ذہین آدمی اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں زیادہ
کامیاب ہوتا ہے کیونکہ اُس کا ہر کام عقل اور سکیم
کے ماتحت ہوتا ہے۔ وقت کی ضرورت کو مدنظر
رکھ کر جو کام بھی کیا جائے وہ زیادہ کارآمد ہوتا ہے
ذہانت بڑھانے کا ایک طریقہ استقلال بھی ہے۔
اور استقلال باجماعت نمازوں سے پیدا ہو سکتا ہے۔

اخلاقی اور رُوحانی قویٰ کی نشوونما

اخلاق رُوحانیات کا جسم ہیں اسلئے روحانیت
کی ترقی کے لئے اخلاقِ فاضلہ کا حصول نہایت
ضروری ہے۔ طبعی حالات بالاارادہ ترتیب و تعدیل
اور موقع بینی اور محل پر استعمال کرنے کے بعد اخلاق
کا رنگ پکڑ لیتی ہیں اور اخلاقی حالتیں پوری فنافی اللہ
اور تزکیۂ نفس اور خدا تعالیٰ کی راہوں پر وفاداری
کے ساتھ قدم مارنے سے اور اسی کا ہو جانے کے
نتیجہ میں ملتی ہے۔

انسان کی طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں
کے سرچشمے علی الترتیب نفسِ امّارہ، نفسِ لوّامہ اور
نفسِ مطمئنّہ ہیں۔ نفسِ امّارہ انسان کو بدی کی طرف
جھکاتا ہے اور اخلاقی حالت سے پہلے انسان پر یہ
حالت طبعاً غالب ہوتی ہے۔ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ
بِالسُّوْٓءِ (یوسف آیت ۵۴) یعنی نفسِ امّارہ بُری باتوں
کی طرف رغبت دینے میں بہت دلیر ہے۔ دوسری حالت
نفسِ لوّامہ ہے۔ اس سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں
اور بُرے کاموں سے نفسِ انسانی اپنے تئیں ملامت کرتا
ہے۔ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (قیامت ۲)
میں اس نفس کی قسم کھاتا ہوں جو بدی کے کام پر ملامت
کرتا ہے۔ تیسری حالت نفسِ مطمئنّہ ہے جو انسان کو با اخلاق
ہونے کی حالت سے باخدا ہونے کے مرتبہ تک
پہنچاتا ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت ہے۔
ایسی حالت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
ارْجِعِىٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَّرْضِيَّةً (فجر آیات ۲۸-۲۹)

یعنی اے آرام یافتہ نفس جو خدا سے آرام پاگیا ہے

خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ
تجھ سے راضی۔

اخلاقی اور روحانی استعدادوں کے نشوونما
کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
دو راہیں بیان فرمائی ہیں۔ اوّل سلوک:۔ عقلمندی
سے سوچ کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنا۔
جس کا نمونہ کامل طور پر سید المرسلین حضرت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ کیونکہ
حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اُن تمام اخلاقِ
فاضلہ کے حامل تھے جو باقی انبیاء میں متفرق طور پر
پائے جاتے تھے۔ قرآن پاک میں آپ کو اَعْلَمُ بِاللّٰہِ،
اَتْقٰی لِلّٰہِ، اَخْشٰی لِلّٰہِ کہا گیا ہے نیز فرمایا
اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (قلم آیت ۵) تو
(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی تعلیم اور عمل میں نہایت
اعلیٰ درجہ کے اخلاق پر قائم ہے۔ حدیث مسلم میں ہے
خُلُقُ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القرآن
یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کے مطابق
ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر قرار دیا
اور فرمایا۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (احزاب آیت ۲۲) تمہارے
لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک اعلیٰ نمونہ
ہے جس کی تمہیں پیروی کرنی چاہئیے۔ نیز فرمایا قُلْ
اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ
اللّٰہُ (آل عمران آیت ۳۲) اے رسول! تو کہہ دے
کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع
کرو تا وہ بھی تم سے محبت کرے پس حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور قرآن کی سچی متابعت اور آنحضور کی بدرجہ
کامل محبت سے انسان کے اخلاق بلند ہوتے اور
روحانی انعام ملتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا کُلُّ بَرَکَۃٍ
مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ہر ایک
برکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔

دوم: جذب یعنی تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ
اللّٰہِ کا مصداق ہونا جذب کہلاتا ہے۔ تمام انبیاء
مجذوب ہی تھے۔ اہلِ جذب کا درجہ سالکوں سے بڑھا
ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ایسے لوگوں کو مصائب میں
ڈالتا اور جاذبہ ازلی سے اپنی طرف کھینچتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ
فرمایا ہے کہ "توبہ حصولِ اخلاق کے لئے بڑی محرّک
اور مؤید چیز ہے" آپ نے توبہ کے تین شرائط بیان
فرمائے ہیں۔ (۱) اقلاع یعنی اُن خیالات فاسدہ
کو دُور کیا جائے جو اِن خصائلِ ردیہ کے محرک ہیں۔
(۲) ندم یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ (۳) عزم
یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کرے کہ پھر اِن
بُرائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ یہ توبہ ہے اخلاق
پر اور روحانی ترقی کی طرف پہلا مثبت قدم ہے۔

اسلامی اصول کی فلاسفی میں لکھا ہے کہ
اللہ تعالیٰ سے کامل روحانی تعلق پیدا کرنا اور حقیقی
نجات کا پانی پینے اور وصالِ الٰہی کے ذریعہ رشتے
قرآن اسلام اور سورۃ فاتحہ ہے اور تمام

اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں۔ سب سے پہلی دُعا جو فطرتِ روحانی کے جوش کا نقشہ ہمارے سامنے رکھتی ہے سورہ فاتحہ ہے۔ اس کی تائید و تصدیق میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عبادات عمدگی سے بجا لانا قرار دیا ہے اور اس کو اخلاقی اور روحانی ترقیات کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ تشہد میں ہم روزانہ ہر نماز میں اس کا اعادہ کرتے ہیں۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ یعنی تمام زبانی، بدنی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ التحیات میں اقرار باللسان، قرآن مجید کی تلاوت، درود، استغفار، دعائیں اور تبلیغِ اسلام شامل ہیں۔ الصلوٰۃ میں نماز، روزے، تہجد اور اسلام کے لئے زندگی وقف کرنا شامل ہیں۔ طیبات میں مالی قربانیاں، زکوٰۃ، صدقہ وخیرات، حج اور اشاعتِ اسلام کے لئے چندہ عام یا حصّہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ، تحریکِ جدید، وقفِ جدید، چندہ مجلس خدام الاحمدیہ، چندہ برائے تعمیر مساجد بیرونِ پاکستان و تراجمِ قرآن اور اشاعتِ قرآن، نصرت جہاں ریزرو فنڈ وغیرہ شامل ہیں۔!

اسی مقصد کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے جو کہ صحابہ کرامؓ کے نقشِ قدم پر چل کر اُن سے ملنے والی ہے اور جماعت احمدیہ کے بانیؑ کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ ہے۔ اس الٰہی سلسلہ میں شامل ہوئے بغیر جسمانی قویٰ کی ترقی تو ہو سکتی ہے لیکن ذہنی، اخلاقی اور روحانی ترقی ناممکن ہے جس کے بغیر نجات غیر ممکن ہے۔

یا ربّ صلّ علیٰ نبیّک دائمًا
فی ھٰذہ الدنیا وبعثٍ ثانی

کرنل قذافی

سرزمینِ لیبیا کے نوجواں تجھ کو سلام
تو نے بدلا ہے عرب کی زندگانی کا نظام
تیری حق گوئی و بیباکی صداقت کی امیں
فکر تیری ایک عالم میں شجاعت کی امیں
لیبیا کی عظمتیں منسوب تیرے نام سے
بادۂ کوثر چھلک اُٹھی ہے تیرے جام سے
خالد و طارق سے ملتے جلتے ہیں تیرے خیال
تُو صلاح الدین ایوبی کی تابندہ مثال
تُو قذافی لیبیا کی قوم کا راہبر رہے
پُشت پر تیرے ہمیشہ سایۂ داور رہے

عبدالکریم قدسی لاہور

ف۱ خوشحالی - ترقی

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

ایک روایت

خاکسار آج سے ۴۰ سال قبل محترم حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رض کی خدمت میں اپنے ایک دوست کے ساتھ ملاقات کی غرض سے پہلی دفعہ حاضر ہوا۔ ہم نے مصافحہ کیا۔ آپ نے فرمایا تشریف رکھیے۔ جب میں نے آپ کے چہرہ پر نظر ڈالی تو میرے دل کی گہرائیوں سے بے ساختہ خدا کی حمد نکلی کہ اے خدا! تو نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا کہ ینصرک رجالٌ نوحی الیہم من السماء کس شان سے پورا کیا۔ اور یہ حقیقت ہے کہ واقعی وہ لوگ ہی اس سلسلہ میں داخل ہوئے جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے وحی اور الہام کیا اور پھر انہوں نے اس سلسلہ میں بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کیا۔ یہاں تک کہ محترم صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے اپنی جان بھی اس راہ میں دے دی اور پھر بھی یہی خواہش باقی رہی کہ

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

میں اور میرے دوست بیٹھے ہوئے ذکر الٰہی کر رہے تھے وہاں اور احباب بھی تشریف فرما تھے ان میں سے ایک دوست نے عرض کی کہ حافظ صاحب کوئی واقعہ سنائیں جس سے ایمان تازہ ہو اور ہمارے لئے مشعلِ راہ ہو۔ چنانچہ حافظ صاحب رض نے جلسہ مذاہب عالم کا واقعہ بیان فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق خاکسار، محترم مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رض اور دیگر احباب لاہور آئے۔ خدا کی بات پر تو ہمیں یقین کامل تھا کہ یہ مضمون بالا رہے گا لیکن عملی طور پر بھی اس خدائی پیشگوئی کو لفظ بلفظ پورا ہوتے دیکھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ہم جب لاہور آئے اگلے روز جلسہ شروع ہوا۔ ہماری رات ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزری۔ جب محترم مولانا عبدالکریم صاحب رض سیالکوٹی نے مضمون پڑھنا شروع کیا تو حاضرین جلسہ پر عجیب کیفیت طاری ہوئی لیکن ساتھ ہی مخالفین اس بات پر نظر رکھے ہوئے تھے کہ آج مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) شکست ہوگی اور ہم مذاق اڑائینگے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جب مضمون پڑھا گیا تو یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی کہ واقعی "مضمون بالا رہا۔"

اور اس امر کی تصدیق خود صدر جلسہ نے بھی کی۔

ہم لوگ خوشی سے واپس قادیان لوٹے اور بڑے خوش تھے کہ خدا کی بات پوری ہوئی۔ الحمد للہ۔ اور دشمنوں کو شکست فاش ہوئی۔

جب ساری رپورٹ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی اور ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:-

"حافظ صاحب! دشمن کی شکست
پر بھی خوش نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ
خدا تعالیٰ اس بات سے بھی ناراض
ہو جائے بلکہ اس کے لئے بھی دعا کرو"

چنانچہ حافظ صاحب نے فرمایا کہ عزیزو! ہم نے بڑا استغفار کیا اور اپنے گناہوں کی معافی ربِّ غفور و رحیم سے مانگی۔

حضرت حافظ صاحب نے فرمایا: میں آپ سب کو نصیحت صرف حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے انہیں الفاظ میں کرتا ہوں کہ کبھی بھی دشمن کی شکست پر خوش نہ ہو بلکہ اس کے لئے بھی دعا کرو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضائے کاملہ سے نوازے۔ آمین

(عبد المالک نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

اخلاق

اخلاق ایک ایسی صفت کاملہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو ودیعت کی گئی ہے۔ اخلاق نام ہے خندہ پیشانی کا، اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا اور خلقِ خدا سے ہمدردی کا۔ دینِ اسلام دو چیزوں سے عبارت ہے۔ ایک عبادات اور دوسرے اخلاقیات یعنی ایک خالق کا حق اور دوسرے مخلوق کا حق۔ اسلام میں اخلاق کی اہمیت عبادات سے بھی زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کاملہ تمام دنیا کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ کی تمام زندگی ہمارے لئے شمعِ ہدایت ہے۔ وہ شخص جو اخلاق سے تہی ہے وہ روحانیت سے بے بہرہ ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔ انسان حسنِ خلق سے وہ درجہ پا سکتا ہے جو دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر عبادت کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اخلاق کاملہ رکھنے والوں کی تعریف یوں فرماتا ہے:-

"وہ زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں۔
نہ فضول خرچی سے کام لیتے ہیں اور
نہ بخیل بنتے ہیں بلکہ میانہ روی سے
کام لیتے ہیں"

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اخلاق کو سنوارے اور ہم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول ؐ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عمدہ اخلاق سے آراستہ و پیراستہ ہو جائیں (آمین)۔ (زبیر خلیل بی کام۔ ناظم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مصطفےٰ آباد۔ لاہور)

تعلق خداوندی

میرے والد حضرت مہدی خان صاحب مرحوم فرماتے تھے کہ مجھے بچپن ہی سے اللہ تعالیٰ کی ذات سے بے مثال محبت تھی۔ میری عمر ابھی پندرہ یا سولہ سال ہی تھی جب میں نے دینی باتوں میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ جہاں کہیں جلسہ یا وعظ ہوتا اور مجھے اس کے متعلق علم ہو جاتا تو میں وہاں ضرور جاتا اور مقررین کی تقاریر نہایت توجہ سے سنتا۔ بچپن ہی سے مجھے اس بات کی خواہش اور لگن تھی کہ میں خدا تعالےٰ کو دیکھوں اور اس کے ساتھ نہایت مضبوط تعلق استوار کروں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کئی لوگوں سے ملا۔ دور دراز کا سفر طے کر کے کئی بزرگوں کی خدمت میں پہنچا اور ہر ایک سے یہ پوچھا کہ وہ کوئی ایسی راہ بتا دیں جسے اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکے۔ پھرتے پھراتے ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اسلامی اصولوں کو اپنانا چاہیئے، سوز و گداز سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اخلاق و عادات کو اسلامی رنگ میں ڈھالی لینا چاہیئے۔ اس قسم کی باتوں کے بعد انہوں نے کہا کہ اس کے بعد ایک ایسی حالت آئے گی جب تم اللہ کے نور کو پا سکو گے۔

میں یہ باتیں سن کر بہت خوش ہوا اور ان کی بتائی ہوئی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ اس عالم میں دو تین ماہ گزر گئے۔

ایک رات کا ذکر ہے جب تمام لوگ خواب غفلت کے مزے لوٹ رہے تھے۔ ہر طرف خاموشی طاری تھی میں حسب معمول اپنے بستر سے اٹھا، وضو کیا اور نماز تہجد پڑھنے لگا۔ نماز تہجد سے فارغ ہو کر دوبارہ بستر پر آن لیٹا۔ جلد ہی مجھے مشرق کی جانب سے ایک عجیب سی روشنی نظر آئی اور پھر وہ میرے قریب سے قریب تر آتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ بالکل چارپائی کے قریب آ گئی۔ اس روشنی کی شعاعیں اس قدر تیز تھیں کہ میری آنکھیں اس کی تاب نہ لا سکیں۔ میں نے آنکھیں بے ساختہ بند کر لیں۔ چند لمحوں کے بعد میں نے آنکھیں دوبارہ کھولیں تو مجھے ایک آدمی کا مجسمہ دکھائی دیا جس کے سر پر ایک سنہری تاج رکھا ہوا تھا۔ میں اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا کہ وہ میرے اور قریب ہوا۔ میں نے اس پیاری صورت کو جی بھر کر دیکھا۔ چند لمحوں بعد وہ دلربا صورت نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اس روشنی کو بہتیرا تلاش کیا لیکن کہیں نہ پا سکا۔ میرا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا اور مجھ پر خوف سا بھی طاری تھا۔ میری چارپائی کے قریب ہی میرے چچا مستی برخوردار سو رہے تھے۔ میں نے انہیں جگایا اور پانی مانگا۔ کیونکہ طبیعت میں گھبراہٹ تھی اور پسینے سے تمام کپڑے تر تھے۔ اس کے بعد میں دیر تک بیٹھا درود شریف پڑھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد میری طبیعت قدرے بحال ہوئی تو میں خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا کیونکہ اس

امیر مرزا تابانی

پ اک س ت ان

"پ" سے پچیس سال ہوئے ہیں قائم ہوئے یہ دیس ہمارا
یہ دل کی ٹھنڈک اور سرور اور آنکھوں کا ہے تارا

"ا" سے آؤ مل جل کر سب دیس کی ہم تعمیر کریں
جو دشمن اور غدار ہیں اس کے اُن کی ہم تحقیر کریں

"ک" سے کرنا کام لگن سے نصب العین ہمارا
آگے ہی آگے بڑھتا جائے قدم ہر آن ہمارا

"س" سے سستی دور کریں ہم اور ہشیار بنیں
دیس کے ہر دشمن کی خاطر دو دھاری تلوار بنیں

"ت" سے توڑ دو فوراً سب محکومی کی زنجیروں کو
حرفِ غلط کی طرح مٹا دو ظلم کی سب تصویروں کو

"ا" سے آن وطن کی قائم رکھنا اپنا کام
اسلام پہ اپنا ملک بنا ہے مسلم اپنا نام

"ن" سے نام وطن کا پورا ہوا ہے "پاکستان" امیر
آؤ بنائیں ہم اس کو ایسا ملے نہ اسکی کوئی نظیر

جناب سید کلیم محمود صاحب۔ کراچی

نامور یونانی سائنس دان
جالینوس

ایشیائے کوچک کے ساحل کے قریب ایک قصبہ "برغامہ" ہے جو قدیم زمانے میں "پرگے مس" (PERGAMUS) کے نام سے ایک مشہور شہر تھا۔ اسی میں یونانی دور کا طبیب اعظم جالینوس پیدا ہوا۔ (۱۳۰ عیسوی میں)۔ اس کا باپ "نی کون" (NICON) ایک تعلیم یافتہ شخص تھا۔

جب جالینوس بیس سال کا ہوا تو اس کے باپ نے وفات پائی اور جالینوس نے جس کو طب کی تعلیم کا شوق تھا تحصیلِ علم کے لئے سمرنا اور اسکندریہ کا سفر اختیار کیا جو اس زمانے میں طب اور دوسرے علوم کے مراکز تھے۔ اس نے آٹھ سال تک طب کی تعلیم حاصل کی اور اپنے آبائی گاؤں پرگے مس میں مطب کرنا شروع کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں اس کے کمال کا شہرہ پرگے مس اور اس کے گرد و نواح میں پھیل گیا۔ چند سال اس نے وہاں گزارنے کے بعد محسوس کیا کہ یہ چھوٹا سا شہر اس کے طبی کمالات کے مظاہرہ کیلئے زیادہ موزوں نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے روم کی راہ لی جو اس زمانے میں عظیم رومی سلطنت کا صدر مقام اور یورپ کا سب سے بڑا شہر تھا۔

روما میں ایک رئیس جس کا نام "یوڈیمس" (EUDEMUS) تھا ایک ایسے مرض میں مبتلا تھا جسے روم کے تمام اطباء ناقابلِ علاج قرار دے چکے تھے۔ جالینوس نے کامیابی سے اس کا علاج کیا۔ اور جب اسے کامل شفا ہو گئی تو جالینوس کی شہرت روم کے گوشے گوشے میں پہنچ گئی۔ اس کے مطب میں بیماروں کا تانتا بندھا رہتا۔

روما پر ان ایام میں "مارکس آریلیس" (MARCUS AURELIUS) کی حکومت تھی۔ اس بادشاہ کو پیٹ کی تکلیف رہتی تھی۔ جالینوس نے اپنے مشہور جوارش سے اس کا علاج کیا۔ اس کی یہ دوا آج تک "جوارش جالینوس" کے نام سے دیسی طب میں مقبول و مروّج ہے۔ بادشاہ کے کامیاب علاج کے بعد جالینوس کے مرتبے اور شہرت کو چار چاند لگ گئے اور اسے دربار میں شاہی طبیب کا رتبہ جلیلہ مل گیا۔

جالینوس کو اِس امر کا شدید احساس تھا کہ وہ انسانی بدن کے اندرونی اعضاء کا علم حاصل کئے بغیر

ایک کامل طبیب نہیں بن سکتا۔ اسلئے وہ اس علم کو اخذ کرنے کے لئے ہمیشہ بے چین رہتا تھا لیکن بظاہر اس کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ انسانی بدن کی اندرونی ساخت کا علم صرف انسانی لاش کو چیر پھاڑ کر ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن انسانی لاش کو چیرنا اُس زمانے میں ایک سنگین اخلاقی اور قانونی جرم تھا جس کی سزا موت تھی۔ جالینوس جانتا تھا کہ اگر اُس نے کسی انسانی لاش کو چیرنے کی کوشش کی اور اُس کا حکام کو علم ہو گیا تو دربار کا اثر و رسوخ بھی اُسے موت کی سزا سے نہیں بچا سکے گا اسلئے وہ اس فعل سے باز رہا۔ آخر اُسے خیال آیا کہ انسانی بدن اور بندر کے بدن میں گہری مشابہت ہے۔ چنانچہ اُس نے بندروں کی لاشوں کو چیرنا شروع کیا اور اُن کے جسم کے اندرونی اعضاء کا مطالعہ کر کے بالواسطہ طور پر انسانی بدن کی اندرونی ساخت کا علم حاصل کیا۔ اس طرح اُس نے تشریح الابدان یعنی اناٹومی (ANATOMY) اور فزیالوجی (PHYSIOLOGY) کی بنیاد رکھی۔ اس طرح اُس نے انسانی جسم کے علم کی بہت سی غلط باتوں کی تحقیق کی اور غلط خیالات و شبہات دُور کئے۔ جسم میں دورانِ خون کا بھی اُسے علم تھا مگر یہ علم مکمل نہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ خون وریدوں اور شریانوں میں دَورہ کرتا ہے اور خون پھیپھڑوں میں بھی آتا جاتا ہے لیکن وہ دورانِ خون کی ان مختلف صورتوں کو ایک نظام میں مربوط نہیں کر سکا۔ تاہم انسانی جسم کی ہڈیوں کے متعلق اس کا علم مکمل تھا۔ ایک

دفعہ وہ ایک پہاڑ پر سے گزر رہا تھا جہاں اس کو کسی مرے ہوئے انسان کی ہڈیوں کا مکمل ڈھانچہ پڑا ہوا ملا۔ اُس نے فوراً اُن ہڈیوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ اور اس طرح ہڈیوں کی تشریح یعنی اناٹومی کا عملی علم حاصل کر لیا۔

جالینوس کو اعصاب کا بھی علم تھا اور وہ دماغ اور حرام مغز کو اعصاب کے مرکز کی حیثیت سے جانتا تھا۔ جسم کے اندرونی اعضاء مثلاً دل، جگر، معدہ، گُردوں اور انتوں کی تشریح اور فعل کے مطابق جالینوس کو پوری آگاہی تھی جو اس سے پہلے کسی شخص کو حاصل نہ ہوئی تھی۔ جالینوس کا سب سے اہم کارنامہ یہ تھا کہ وہ اپنے تجربے، مطالعے اور تحقیقات سے جو علم حاصل کرتا تھا اُسے ضبطِ تحریر میں لاتا تھا۔ چنانچہ علم طب کے متعلق اسکے رسالوں کی تعداد ۸۰ تک پہنچ گئی تھی۔ ۹ رسالے اناٹومی پر، ۱۷ فزیالوجی پر، ۶ تشخیص امراض پر، ۱۶ علم علاج پر اور ۳۰ ادویات پر تھے۔

ساٹھ سال کی عمر میں جالینوس کو پھر سیاحت کا شوق ہوا اس نے روم کو خیرباد کہہ کر اپنی زندگی کے بقایا بیس برس غیر ملکوں میں گزارے لہذا اسکی آخری عمر کے واقعات پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ روم میں اسکی شہرت کا آفتاب نصف النہار پر تھا۔ مگر اسکے شوقِ بادیہ پیمائی کے باعث وہ یکایک گمنامی کے بادلوں میں ایسا چھپا کہ خود اسکے عقیدتمندوں اور دوستوں کو بھی برسوں تک معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں ہے اور اُسکے ایام کیونکر گزر رہے ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اسی سال کی عمر میں اس نے سسلی کے جزیرے میں کسی غیر معروف مقام پر وفات پائی۔

مبارک احمد خالد

مختلف اضلاع میں منعقد ہونے والی

تربیتی کلاسز اور اجتماعات

(نوٹ:- ان اجتماعات اور تربیتی کلاسز کی تفصیلی رپورٹ بعد میں دی جائے گی۔)

(۱) چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا

مؤرخہ ۳۰ رجولائی ۷۲ء کو قیادت ضلع سرگودھا کے تحت حلقہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا کی مجالس کی تربیتی کلاس چک ۹۹ شمالی میں منعقد ہوئی۔ مرکز سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم معتمد صاحب، محترم مہتمم صاحب اطفال، محترم مہتمم صاحب مال، مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل اور مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اس کلاس میں شمولیت فرمائی اور خدام سے خطاب فرمایا۔

(۲) ضلع پشاور

مؤرخہ ۵ راگست ۷۲ء بروز ہفتہ قیادت ضلع پشاور کے تحت ایک دو روزہ اجتماع انعقاد پذیر ہوا جس میں محترم معتمد صاحب مرکزیہ، محترم مہتمم صاحب مال اور مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے شرکت فرمائی۔ (تفصیلی رپورٹ اخبار مجالس میں ملاحظہ فرمائیں)۔

(۳) ضلع رحیم یارخان

مؤرخہ ۱۱ راگست ۷۲ء کو قیادت ضلع رحیم یارخان کے تحت ایک دو روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں محترم مہتمم صاحب اطفال نے مرکز کی نمائندگی کی۔

(۴) ضلع شیخوپورہ

مؤرخہ ۱۹ راگست ۷۲ء کو قیادت ضلع شیخوپورہ کے تحت دو روزہ تربیتی کلاس انعقاد پذیر ہوئی۔ کلاس کے شروع ہونے سے قبل تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے عہدیداران ضلع شیخوپورہ کے اجلاس میں قیادت ضلع کی مساعی کا جائزہ لیا اور عہدیداران کو بہتر کام کرنے کے متعلق زریں ہدایات سے نوازا۔ تربیتی کلاس میں مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب، محترم مہتمم صاحب تعلیم، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع لاہور نے

شمولیت اختیار کی۔ کلاس کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ اس تربیتی کلاس میں ضلع کی ۵۶ مجالس میں سے ۴۲ مجالس کے ۲۵۰ خدام نے شرکت کی اور سوال و جواب کے پروگرام میں پچاس غیر از جماعت احباب شیخوپورہ بھی شامل ہوئے۔

(۵) ضلع گوجرانوالہ

قیادت ضلع گوجرانوالہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۷-۱۸ اگست ۷۲ء کو انعقاد پذیر ہوئی۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف، مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب، مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب اور مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے خدام سے خطاب فرمایا۔ تقسیم انعامات کی کاروائی صدر محترم کی زیر صدارت عمل میں آئی ــــ کلاس کے دوران اور اختتام پر قائدین ضلع گوجرانوالہ کی میٹنگ بھی ہوئی جس میں صدر محترم نے کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کام کو بہتر بنانے کے متعلق مفید ہدایات دیں۔

(۶) ضلع بہاولنگر

مورخہ ۲۵ اگست ۷۲ء کو قیادت ضلع بہاولنگر کی دو روزہ تربیتی کلاس بمقام چک ۱۶۶ مراد منعقد ہوئی۔ کلاس کا افتتاح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ علاوہ ازیں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے بھی خدام سے خطاب فرمایا۔ اس کلاس میں ضلع بہاولنگر کی ۲۶ مجالس میں سے ۲۱ مجالس کے دو صد خدام و اطفال اور یکصد انصار بزرگان نے شمولیت فرمائی۔

مورخہ ۲۶ اگست کو صبح ۸½ بجے سے ۱۰½ بجے تک عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر کا اجلاس بھی ہوا۔

(۷) ضلع لاہور

قیادت ضلع لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۶-۲۷ اگست ۷۲ء کو مسجد احمدیہ دار الذکر میں منعقد ہوئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے فرمایا۔ علاوہ ازیں مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف، محترم مہتمم صاحب اصلاح و ارشاد، محترم مہتمم صاحب تعلیم، مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، مکرم مرزا عبد الحق صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے خدام سے مختلف اوقات میں خطاب فرمایا۔

کلاس کے اختتامی اجلاس کی صدارت محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمائی۔ اور تقسیم انعامات کے بعد پُر معارف خطاب فرمایا۔ اس کلاس میں ضلع کی ۳۱ مجالس میں سے ۲۹ مجالس کے ایک ہزار خدام نے شمولیت اختیار کی۔ یہ حاضری قیادت ضلع لاہور کے تحت ہونے والی گذشتہ تمام تربیتی

کلاسز سے بہت زیادہ ہے (فالحمد للہ)

مؤرخہ ۲۷ اگست کو ۱ بجے سے لیکر ۲½ بجے تک عہدیداران مجالس ضلع لاہور کا اجلاس بھی صدر محترم کی زیر صدارت ہوا۔

(۸) قیادت ضلع راولپنڈی

قیادت ضلع راولپنڈی کی سالانہ تربیتی کلاس مؤرخہ ۱۹ اگست ۷۲ء کو انعقاد پذیر ہوئی۔ اس کلاس میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شرکت فرمائی اور افتتاحی اجلاس کی صدارت فرمائی تقسیم انعامات کے بعد صدر محترم نے خدام کو ایک پُرمغز اور جامع خطاب سے نوازا۔ علاوہ بریں پروگرام کے مطابق مختلف اوقات میں مکرم مولانا نصیر احمد صاحب ناصر، مکرم منیر الحق صاحب شاہد قائد ضلع راولپنڈی، مکرم بشیر احمد صاحب طاہر، مکرم مرزا عبدالحق صاحب، چوہدری مبارک احمد صاحب، مکرم مولوی محمد اکبر افضل صاحب شاہد نے خدام سے خطاب فرمایا۔ مؤرخہ ۲۰ اگست ½۹ بجے صدر محترم کی زیر صدارت عہدیداران قیادت ضلع راولپنڈی کا ایک اجلاس بھی ہوا۔

(قیادت ضلع کراچی، قیادت علاقہ خیرپور، قیادت ضلع تھرپارکر اور سیالکوٹ شہر کے تربیتی اجتماعات ماہ ستمبر میں منعقد ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع

کا

افتتاح

مؤرخہ ۵ ر اکتوبر بروز جمعرات ۱۱ بجے صبح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمائیں گے

مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تیئیسویں سالانہ اجتماع کے لئے ۵-۶-۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش / اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ اجتماع کا افتتاح مؤرخہ ۵ اخاء / اکتوبر بروز جمعرات ۱۱ بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمائیں گے۔ تمام مجالس اور خدام سے گزارش ہے کہ وہ اپنے **سالانہ اجتماع** میں شامل ہونے کیلئے مؤرخہ ۴ اخاء / اکتوبر بروز بدھ کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ تاکہ وہ بروقت ٹکٹ وغیرہ کے حصول اور خیمہ جات نصب کرنے کے بعد اپنے پیارے آقا کا پُر معارف خطاب سُن سکیں ——!

مہتمم اشاعت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبارِ مجالس

۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ روز ہل (ماریشس)

سالانہ اجتماع :۔

مجلس خدام الاحمدیہ روز ہل (ماریشس) کا دو روزہ ساتواں سالانہ اجتماع مؤرخہ ۴ ؍ جولائی بروز اتوار نہایت کامیابی کے ساتھ انعقاد پذیر ہوا۔ اجتماع کا افتتاح مکرم محمد اسلم صاحب قریشی مبلّغ انچارج ماریشس مشن نے کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں خدام کو ان کی عظیم تر ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا اور انہیں بطریقِ احسن نبھانے کی تلقین کی۔

دورانِ اجتماع کھیلوں کے علاوہ مختلف علمی مقابلہ جات بھی کروائے گئے جن میں خدام نے نہایت ذوق و شوق سے حصّہ لیا۔ درس القرآن اور درس الحدیث کے علاوہ بہت سے صاحبِ علم اور بزرگ اصحاب نے بھی خدام سے خطاب کیا۔ ان میں مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ماریشس، مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منوّر مبلّغ ماریشس اور مکرم محمد اسلم صاحب قریشی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ انعامات مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منوّر نے تقسیم کئے۔ اجتماع کے آخر میں پکنک کا ایک پروگرام بھی رکھا گیا تھا جو خدام کے لئے کافی دلچسپی کا باعث بنا۔

۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد (کراچی)

سالانہ اجتماع :۔

مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کا یک روزہ سالانہ اجتماع مؤرخہ ۳۰ ؍ جولائی بروز اتوار مسجد احمدیہ میں انعقاد پذیر ہوا۔ اجتماع کا افتتاح مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے کیا۔ آپ نے دورانِ خطاب کہا کہ اس قسم کے اجتماعات کا انعقاد خدام کی علمی، ذہنی اور روحانی ترقی کا بہترین ذریعہ ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے خدام کو اُن کے عہد کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماع کے دوران خدام کے مندرجہ ذیل ورزشی مقابلے کروائے گئے :۔

میوزیکل چیئرز، بوریوں کی دوڑ۔ گولہ پھینکنا والی بال وغیرہ۔

ان تمام مقابلوں میں خدام نے انتہائی ذوق و شوق سے حصّہ لیا۔

کھیلوں کے علاوہ خدام نے علمی مقابلوں میں بھی نہایت دلچسپی سے حصّہ لیا۔

پروگرام کے مطابق مکرم رفیق احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ، مکرم مرزا عزیز احمد صاحب قائد

مجلس، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب قائد ضلع کراچی اور مکرم مولوی سلطان محمود صاحب مربی سلسلہ نے بھی خدام سے خطاب فرمایا۔ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور نے اختتامی اجلاس کی صدارت کی اور جیتنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔

۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ خانپور

عشرہ وصولی :-

یکم اگست سے دس اگست تک کامیاب عشرہ وصولی منایا گیا۔ دوران عشرہ مجلس عاملہ کے اراکین وفود کی صورت میں دوستوں سے وصولی کرنے گئے۔ اطفال کا بجٹ سو فیصدی پورا ہو چکا ہے اور خدام کا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

خدمتِ خلق :-

مورخہ ۷ اگست کو لیاقت پور کے سٹیشن پر تیز رو کے ہولناک حادثے کے موقعہ پر مجلس خانپور کے تین خدام جائے وقوع پر گئے اور انسانی ہمدردی کا پورا ثبوت فراہم کیا۔

یومِ آزادی :-

مورخہ ۱۴ اگست کو مجلس ہذا کے تحت یوم آزادی کے بارہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم حمید رقریشی صاحب قائد مجلس اور مکرم بشارت احمد صاحب معتمد مجلس نے خطاب کیا۔ یوم آزادی کے سلسلہ میں خدام و اطفال کے علمی اور ورزشی مقابلے بھی منعقد کروائے گئے۔ علاوہ ازیں "کُونُوا جمیعًا"

کا پروگرام بھی عمل میں لایا گیا۔

۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع رحیم یار خان

تربیتی اجتماع :-

مورخہ ۱۱ اگست کو مجلس خدام الاحمدیہ رحیم یار خان کے تحت ضلعی سطح پر دو روزہ تربیتی اجتماع کا انعقاد عمل میں آیا۔ مرکز سے مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر مہتمم اطفال نے اس اجتماع میں شمولیت اختیار کی اور اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ مغرب وعشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجتماع کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم محمد اسلم صاحب صابر نے درس حدیث دیا۔ علاوہ ازیں مکرم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم سلطان احمد صاحب ظفر نے علی الترتیب "جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات" اور "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عناوین پر خدام سے خطاب کیا۔ اگلے روز درس القرآن مکرم محمد اسلم صاحب صابر نے دیا۔ آپ نے نہایت دلنشین پیرائے میں سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کی تفسیر بیان کی اور منافقین کی علامات بتائیں۔ بعد ازاں ناشتہ کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ سلسلہ تقریباً ۱½ گھنٹہ تک جاری رہا۔
آخر میں اجتماعی دعا ہوئی اور ضلع رحیم یار خان کا یہ تربیتی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس عام :-

اجتماع کے اختتام پر ضلع کی مجلس عاملہ اور

جملہ مجالس کے قائدین کا ایک اجلاس بھی منعقد ہوا۔ جس میں مکرم محمد اسلم صاحب صابر نے تمام مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور چند ایک مجالس کے علاوہ باقی مجالس کی کارکردگی پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور انہیں اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ یاد رہے کہ ضلع رحیم یار خان میں مجلس خان پور اوّل نمبر پر ہے اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔

۵۔ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سمن آباد (لاہور)

اصلاح و ارشاد:۔

غیر از جماعت دوستوں میں پیغام احمدیت پہنچانے کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ سمن آباد لاہور نے مؤرخہ ۳۰ جولائی بروز اتوار ایک دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا۔ پروگرام یہ طے پایا کہ ہر احمدی خادم اپنے زیر اثر ایک غیر از جماعت دوست کو اس تقریب میں اپنے ساتھ لائیں۔ وقت مقررہ تک قریباً بارہ غیر از جماعت دوست اور ۱۸ احمدی دوست تشریف لا چکے تھے۔ اس موقعہ پر مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے حاضرین سے گفتگو کے انداز میں خطاب فرمایا اور احمدیت کی تعلیمات، اس کے قیام کا مقصد اور اس کے کارنامے حاضرین پر واضح کئے اور تحریکِ وقف عارضی کے جملہ مقاصد پر بھی نہایت حسین پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آپ کے خطاب کے بعد غیر از جماعت احباب نے متعدد سوالات کئے جن میں سے اکثر مسائل ختم نبوت، وفاتِ مسیحؑ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل تھے۔ محترم پروفیسر صاحب نے تمام سوالات کے نہایت تسلی بخش جوابات دیئے۔ غیر از جماعت دوستوں نے اس تقریب سے بہت اچھا اثر قبول کیا اور بہت سے دوستوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ ان کی بہت سی غلط فہمیاں دُور ہوئی ہیں۔ آخر میں حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

۶۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولپور

تربیتی کلاس:۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولپور کے تحت مؤرخہ ۲۵ جون ۱۹۷۲ء کو دو روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم مبارک احمد صاحب مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے اس کلاس میں شرکت فرمائی اور کلاس کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد مکرم رانا مبارک احمد صاحب قائد علاقائی نے کتاب مشعلِ راہ چند اقتباسات پیش کئے اور محترم افضال احمد صاحب نے "نظام کی پابندی" کے عنوان سے تقریر فرمائی۔ علاوہ ازیں محترم چوہدری نعیم احمد صاحب اور محترم محمد عمر صاحب نے بھی تربیتی تقاریر کیں۔ اگلے روز بھی تربیتی تقاریر کا پروگرام تھا۔ چنانچہ رانا مبارک احمد صاحب اور محمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے تربیتی موضوعات

نہایت دلنشین انداز میں خدام سے خطاب فرمایا۔ تقسیم انعامات کی کارروائی مکرم مبارک احمد صاحب مہتمم مال کے ہاتھوں انجام پائی۔

۷۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع پشاور

سالانہ اجتماع :-

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع پشاور کا سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ مؤرخہ ۵-۶؍ اگست ۱۹۷۲ء کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور میں انعقاد پذیر ہوا۔ مرکز سے محترم مولوی اللہ بخش صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، محترم مبارک احمد صاحب مہتمم مال اور محترم مولانا دوست محمد شاہد نے اس اجتماع میں شمولیت اختیار فرمائی۔ حسب پروگرام دورانِ اجتماع پانچ اجلاس منعقد ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے :-

پہلا اجلاس

مؤرخہ ۵؍ اگست ۷۲ء کو شام ۱/۲ ۵ بجے محترم مولوی اللہ بخش صاحب معتمد مرکزیہ نے اجتماع کا افتتاح کیا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں خدام کو سچائی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ علاوہ بریں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے اور آپ کے مبارک ارشادات پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ محترم معتمد صاحب نے اپنے خطاب میں تنظیم سے گہرا رابطہ رکھنے کے سلسلہ میں بعض اہم امور کی نشاندہی کی۔ اس ضمن میں آپ نے حضرت المصلح الموعودؓ کے مندرجہ ذیل ارشاد کی روشنی میں خدام کو تنظیم کے ساتھ گہرے روابط رکھنے کی طرف متوجہ کیا۔

> "خدام الاحمدیہ کی غرض درحقیقت یہی ہے کہ وہ تنظیم کے ماتحت ...
> ... جماعت کے ہر فرد کے اندر یہ احساس پیدا کر دیں کہ ضرورت کے موقع پر بلا دریغ اور بلا وقفہ ہر شخص خدمت کے لئے حاضر ہو جایا کرے۔" (الفضل ۱۲؍ اگست ۱۹۴۷ء)

محترم معتمد صاحب کے اس دلنشیں اور جامع خطاب کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد، محترم مبارک احمد صاحب مہتمم مال مرکزیہ اور ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب نے بھی خدام سے خطاب کیا۔ ازاں بعد کھیلوں کا دلچسپ پروگرام شروع ہوا۔ جس میں خدام نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس نماز مغرب و عشاء کے بعد محترم میاں محمود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اس اجلاس میں محترم معتمد صاحب مرکزیہ نے "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کے موضوع پر قریباً چالیس منٹ

تک تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اپنے اسلاف کے عظیم کارہائے نمایاں کا ذکر کرتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فدائیت، شوقِ جہاد اور خدا کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے ایمان افروز واقعات بیان کر کے خدام کو اس طرف توجہ دلائی کہ ہمیں اس کھوئی ہوئی میراث کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔

آپ کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے "پاک محمد مصطفٰے نبیوں کا سردار" کے عنوان پر نہایت پُر معارف اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ مولانا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند ترین مقام کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نہ صرف عظیم الشان نبی ہیں بلکہ نبیوں کے سردار ہیں۔

تیسرا اجلاس

اگلے روز ۲۰ اگست کو تیسرے اجلاس کا آغاز نماز تہجد سے ہوا ۔ نماز فجر اور درسِ قرآن کے بعد محترم مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال نے "ذکر حبیب" کے عنوان سے تقریر کی۔ ازاں بعد سیر و تفریح اور ناشتہ کا پروگرام عمل میں لایا گیا۔

چوتھا اجلاس

۸ بجے صبح اس اجتماع کا چوتھا اجلاس محترم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب قائد ضلع پشاور کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب اور محترم مولوی الطاف الرحمٰن خان صاحب نے پشتو زبان میں ختم نبوت کی تشریح و توضیح بیان کی۔ اس کے بعد خدام کا تقریری مقابلہ اور اطفال کا عام دینی معلومات کا مقابلہ منعقد ہوا۔

پانچواں اجلاس

اس بابرکت اجتماع کا آخری اجلاس محترم مولوی اللہ بخش صاحب شاہد معتمد مرکزیہ کی زیرِ صدارت ہوا۔ اس اجلاس میں محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور محترم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ پشاور نے علی الترتیب "اصلاح و ارشاد کے ذرائع" اور "خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں" کے عناوین پر خدام سے خطاب کیا۔ ازاں بعد محترم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب قائد ضلع پشاور نے مجالس خدام الاحمدیہ ضلع پشاور کی جائزہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے خدام کے سوالات کے جوابات دیئے۔ آپ کے دلچسپ اندازِ بیان اور پُر جوش جوابات سے احباب خوب محظوظ ہوئے۔ آخر میں جناب صدر جلسہ نے انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں خدام پر دعا کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کا غلبہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر فرمایا ہے۔ ایک مومن کا ہتھیار دعا ہے۔ چنانچہ آپ نے اس امر پر بہت زور دیا کہ ہمیں غلبۂ اسلام کے دن کو نزدیک سے نزدیک تر لانے کے لئے شب و روز دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے فرمایا ہے کہ :-

"دنیا کی سلطنت اور شوکت رشک کا مقام نہیں ہے مگر رشک کا مقام دعا ہے۔" (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۲۵)

محترم معتمد صاحب کے خطاب کے ساتھ ہی قیادت ضلع پشاور کا یہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں سات مجالس کے دو صد خدام نے شمولیت اختیار کی۔ اجتماع کی اس غیر معمولی کامیابی پر محترم قائد صاحب ضلع اور مجلس عاملہ کے دوسرے اراکین قابلِ مبارکباد ہیں۔

۸۔ مجلس خدام الاحمدیہ ۸ ایم۔بی (ضلع سرگودھا)

مجلس خدام الاحمدیہ ۸ ایم۔بی کی دو روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۴ راگست ۷۲ء کو بعد نماز مغرب انعقاد پذیر ہوئی۔ کلاس کا افتتاح محترم مولوی بشیر احمد صاحب قمر مربی سلسلہ ضلع سرگودھا نے کیا۔ دورانِ کلاس خدام و اطفال کو نماز سادہ و باترجمہ، عام دینی معلومات، اختلافی مسائل اور سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات یاد کروائی گئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ کلاس نہایت درجہ کامیاب رہی۔ کل ۵ خدام اور ۴ اطفال نے اس کلاس میں شرکت کی اور دینی علوم سے بہرہ ور ہوئے۔ تحریری امتحان میں تمام طلبہ کامیاب ہو گئے۔ الحمد للہ

۹۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع تھرپارکر

مورخہ ۱۵ رجولائی ۷۲ء کو قیادت ضلع تھرپارکر کے تحت ایک ہفت روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اس کلاس میں باوجود ملکی نامساعد حالات کے ۱۱ خدام اور ۱۰ اطفال نے شرکت کی۔ دورانِ کلاس قرآن پاک، حدیث، مسائلِ نماز، روزہ اور "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کا درس اور اس کی تشریح نیز مذکورہ بالا موضوعات پر طلباء کو نوٹ لکھوائے جاتے رہے۔ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب مربی ضلع تھرپارکر اور مکرم مولوی سعد اللہ صاحب معلم اصلاح و ارشاد نے تدریسی فرائض انجام دیئے۔ علاوہ بریں مکرم ماسٹر رحمت علی صاحب ظفر معتمد ضلع تھرپارکر نگران کلاس کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔

۱۰۔ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد (سندھ)

پکنک :-

مورخہ ۲ رجولائی ۱۹۷۲ء بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد سندھ کے زیرِ اہتمام شہر سے پندرہ میل دُور کسان موری کے خوبصورت مقام پر ایک پکنک منائی گئی۔ اس روز موسم کافی خوشگوار تھا اور مطلع ابر آلود تھا۔ کسان موری حیدرآباد سندھ کا نہایت ہی پُرفضا مقام ہے۔ دُور دُور تک پھلوں سے لدے ہوئے درختوں کی

لمبی قطاریں، سبزہ اور نہریں۔ جی چاہتا ہے کہ گھنٹوں بیٹھے رہیں۔ خیر پکنک کے دوران یہاں خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلے ہوئے اور سبھی بہت لطف اندوز ہوئے۔

کھانا اور کھیلوں وغیرہ سے فارغ ہو کر خوش گپیوں کا دور بھی چلا اور خدام و اطفال دیر تک لطائف اور چٹکلے وغیرہ سنا کر محفل کو زعفران زار بناتے رہے۔ اس پکنک کا تمام انتظام محترم چوہدری عبد الغفور صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد سندھ کی زیر نگرانی عمل میں آیا۔ اس میں خدام و اطفال کے علاوہ انصار حضرات نے بھی شرکت کی۔ (آٹھ صفحات کی رپورٹ سے تلخیص)۔

۱۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر

سالانہ تربیتی کلاس:۔

نوجوانوں کو دینی تعلیم کے نور سے منور کرنے اور ان کے اندر اسلامی اخلاق و آداب کا شعور پیدا کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر نے

ضلع رحیم یار خان کے سالانہ اجتماع میں شامل ہونیوالی مجالس کا گوشوارہ

نمبر شمار	نام مجلس	شرکت کرنیوالے خدام کی تعداد	شرکت کرنیوالے اطفال کی تعداد
۱	رحیم یار خان (مقامی مجلس)	۱۵	۶
۲	صادق آباد	۳	۱
۳	ڈھنڈی	۱	۲
۴	چک نمبر ۳۲ غربی	۶	۵
۵	فیروزہ	۳	–
۶	بستی بابا اللہ بخش	۳	–
۷	خانپور	۶	۹
۸	جھول	۴	۱
۹	چک نمبر ۲۱۱ ۔ پی	۱	–
۱۰	چک نمبر ۳۲ شرقی	۳	–
۱۱	چک نمبر ۵۲	۲	–
۱۲	بستی قندھارا سنگھ	۱	–
	کل تعداد خدام	۴۸	اطفال ۲۴

چھٹی سالانہ تعلیمی و تربیتی کلاس کا انعقاد کیا۔ یہ کلاس مورخہ یکم جولائی تا ۹ جولائی، صبح نماز فجر سے چھ بجے تک و نماز مغرب تا عشاء اجتماعی طور پر جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ میں منعقد کی گئی۔

کلاس کا افتتاح مورخہ یکم جولائی بروز ہفتہ بعد نماز فجر مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر نے فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تربیتی کلاسز اسلئے منعقد کی جاتی ہیں کہ نوجوانوں میں مادیت پرستی کے ماحول میں پروان چڑھتے ہوئے جو روحانی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں انہیں دینی علوم کی دوا پلا کر روحانی صحت میں بدل دیا جائے اور ان کے اندر اسلامی اوصاف اُجاگر کئے جائیں۔

اس تربیتی کلاس میں مکرم منیر الدین صاحب شمس مربی سلسلہ، مکرم محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ، مکرم علی حیدر صاحب مربی سلسلہ، مکرم قریشی محمد اقبال صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد مقامی جماعت اور مکرم حمید الدین صاحب قائد مجلس مقامی نے تدریس کے انجام دیئے۔

کلاس کے اختتام پر خدام کا تحریری امتحان (کلاس کے مقرر کردہ کورس ہی سے) لیا گیا۔ جس میں عبد الحمید گوندل اور بشارت احمد بٹ نے علی الترتیب اول اور دوم پوزیشن حاصل کی۔

مورخہ ۸ جولائی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب تربیتی کلاس کے دوران "ہفتہ تربیت" کے تحت مقرر کردہ موضوعات پر خدام نے تقاریر کیں۔ اور خدام کو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ سیکھنے کی تلقین کی۔

پکنک:-

خدام کو دینی امور سکھانے کے ساتھ ساتھ ان کی ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کیلئے اور مسابقت کی روح پیدا کرنے کی خاطر مجلس نے تربیتی کلاس میں باقاعدگی سے شامل ہونے والے خدام کے لئے ۹ جولائی بروز اتوار "بمقام ہیڈ مرالہ" ایک شاندار پکنک کا انعقاد بھی کیا۔ اس پکنک میں ۵۵ خدام اور ۶۰ اطفال نے شرکت کی۔ اس موقع پر خدام کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے جن میں خدام نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا۔

اختتامی اجلاس:-

مورخہ ۹ جولائی بروز اتوار تربیتی کلاس کا اختتامی اجلاس مکرم مولانا عزیز الرحمن صاحب منگلا مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس میں رپورٹ کارگزاری خدام الاحمدیہ پیش کی گئی اور تقسیم انعامات کی کارروائی عمل میں آئی۔

اختتامی خطاب میں مکرم منگلا صاحب نے خدام کو فرمایا کہ جو دینی باتیں آپ نے اس بابرکت کلاس میں سیکھی ہیں انہیں اپنی عملی زندگی میں ہر قدم پر استعمال کریں۔ اور آپ جو سب روحانی نور سے فیض یاب ہوئے ہیں کوشش کریں کہ دوسرے سست خدام کو بھی ان دینی علوم کے نور سے منور کریں۔ اس کے بعد خدام و اطفال نے عہد دوہرایا اور دعا پر کلاس اختتام پذیر ہوئی۔ کلاس کی مجموعی اوسط حاضری ۷۰ رہی جبکہ کل خدام ۱۳۰ رہے۔

۱۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ

مورخہ ۲۰ جولائی ۷۲ء بوقت ۹ بجے شب بعد نماز عشاء بر موقعہ تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ بھیرہ، محلہ احمدیہ بھیرہ کے ایک کھلے میدان میں ایک جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت مکرم مولوی محمد اشرف صاحب منعقد ہوا۔ حاضری قریباً ایک ہزار تھی جس میں مرد، مستورات اور بچے شامل تھے۔ ان میں اکثریت غیر احمدی احباب کی تھی۔

تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا غلام باری صاحب سیف اور مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب آدم مبلغ غانا نے خطاب فرمایا۔

آخر پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے سلائیڈز کے ذریعہ سلسلہ کے مبلغین کرام کی تبلیغی مساعی اور حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مغربی افریقہ، تعمیر مساجد ممالک بیرون، سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں کو تصویری زبان میں پیش کیا۔ سامعین نے تقریریں خاموشی اور بڑے شوق سے سنیں اور تا اختتام جلسہ سب لوگ جلسہ گاہ میں بیٹھے رہے۔

۱۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی

اجلاس قائدین مجلس:۔ گزشتہ (ماہ جولائی ۷۲ء) قائدین مجالس کا اجلاس بلایا گیا شدید گرمی کے باوجود مجلس واہ اور ٹیکسلا کے قائدین نیز پنڈی کی دونوں قیادتوں کے قائدین نے شرکت کی۔ مجلس مری اور گوجر خان کے قائدین اپنی مجبوریوں کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔ دیگر مجالس کی طرف سے نہ تو کوئی نمائندہ بھیجا گیا نہ ہی قائدین خود شامل ہوئے۔ امید ہے کہ آئندہ اجلاس میں سب قائدین شرکت کریں گے۔

وقار عمل:۔ مورخہ ۲۳ جولائی کو مجلس ضلع کی طرف سے مسجد نور راولپنڈی کے تہ خانے کی صفائی کے لئے ایک وقار عمل کا اہتمام کیا گیا۔ اس وقار عمل کے لئے صرف پنڈی کی دونوں قیادتوں کو دعوت دی گئی۔ دونوں مجالس نے مقررہ تعداد میں خدام کو اس پروگرام میں شامل کیا۔ پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ انشاء اللہ ایک اور وسیع پیمانے پر مثالی وقار عمل منانے کا پروگرام بنایا جائے گا جس میں ضلع کی تمام مجالس کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

معذرت

گزشتہ ماہ مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ نے "اخبار مجالس" کے کالم میں اپنی مجلس سے متعلق مساعی کی رپورٹ اشاعت کے لئے بھجوائی تھی لیکن وہ ادھر اُدھر ہو گئی اور شائع نہ ہو سکی۔ ادارہ اس غفلت پر مجلس مغلپورہ کے قائد چوہدری محمد خان صاحب سے معذرت خواہ ہے۔
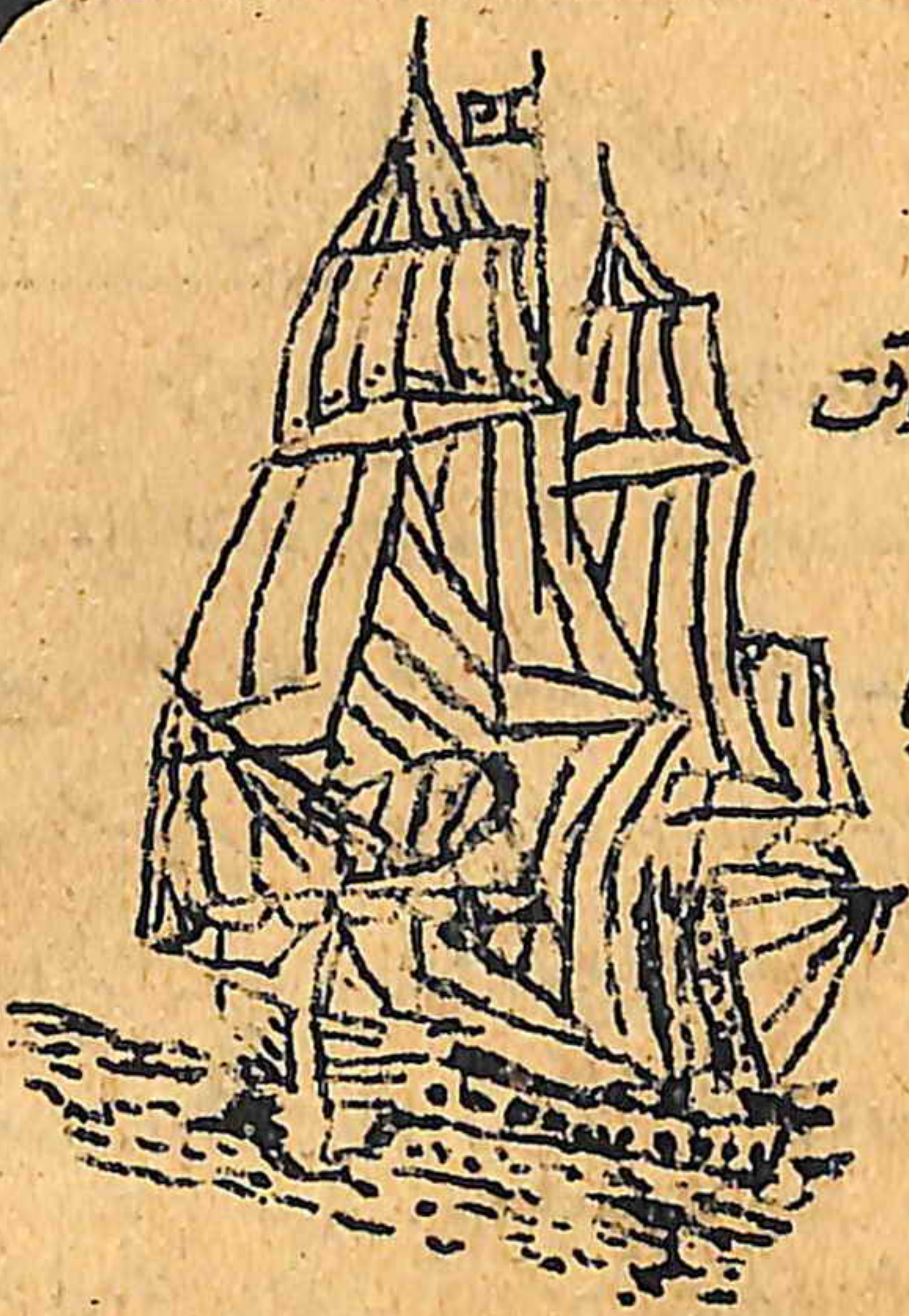
درخواستِ دُعا

خاکسار ان دنوں چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔

مظفر احمد کارکن دفتر خدام الاحمدیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس کے متعلق

ایک خادم کے تاثرات

بندہ کو کئی سال سے خواہش تھی کہ ایسی تربیتی کلاس میں شمولیت کی جاوے مگر حالات پندرہ روز تک کاروبار سے علیحدہ رہنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ مجھے یاد ہے اس سے پہلے شاید ۱۹۵۴-۵۵ء کی بات ہے میں نے اپنا نام مرکز میں بھجوایا تھا مگر اُس وقت شاید پانچ یا سات مجالس کی طرف سے مرکز میں نمائندے بھجوانے کی اطلاع ملی تھی۔ اتنی تھوڑی تعداد کی وجہ سے اُس سال تربیتی کلاس نہیں ہوئی تھی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے پہلے اس کلاس میں کتنی مجالس کی نمائندگی ہوتی تھی۔ اس سال اللہ تعالیٰ نے میری اس پُرانی خواہش کو پورا کیا اور بندہ باندھی کی مجلس کی طرف سے اس کلاس میں خود شامل ہُوا۔

اتنے تھوڑے عرصہ میں اس کلاس کی اتنی بڑی کامیابی واقعی ایک معجزہ ہے۔ اس سال کوئی ۲۵۰ کے قریب خدام اس کلاس میں شامل ہوئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل، حضور کی دعاؤں اور آپ کی کوشش کے نتیجہ میں ہُوا۔ اور پھر ہمارے معزز اساتذہ نے جس پیار، اخلاص اور کوشش سے اس کلاس کو نوازا یہ واقعی خدائی جماعتوں کا ہی حصہ ہے۔ سب اساتذہ اپنے وقت پر آتے رہے اور اپنے اعلیٰ علمی ارشادات سے نوازتے رہے۔ سب اساتذہ کی مساعی ہی قابلِ تعریف تھیں مگر سب سے زیادہ مجھے محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز کا پڑھانا بہت پسند آیا جو عربی کا مضمون پڑھاتے تھے۔ میرے خیال میں اگر میرے محترم مرزا صاحب عربی کے متعلق ایسے مضامین مرکزی رسائل وغیرہ میں دیتے رہیں تو احمدی اطفال و خدام بہت فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

افسوس یہ پندرہ دن بہت جلدی ختم ہو گئے ورنہ دل چاہتا تھا کہ چند دن اور مرکز میں رہ کر عربی اور دوسرے دینی مضامین کو سیکھا جاوے۔ اللہ تعالیٰ سب اساتذہ کو اور آپ کو اپنی کوشش کا اجرِ عظیم عطا کرے۔

پہلے دنوں میں حضور کے شامل نہ ہونے کی وجہ سے دل پریشان تھے مگر اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہُوا کہ حضور پُر نور بھی ازراہِ شفقت تشریف لائے اور نہایت ایمان افروز ارشادات سے نواز کر عجیب روحانی وارفتگی کا عالم طاری کر دیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

(شریف احمد دھیڑوی قائد علاقہ خیرپور)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کے

سالانہ اجتماع پر منعقد ہونے والے مختلف علمی مقابلہ جات کے عناوین

و

ضروری ہدایات

۱۔ مقابلہ مضمون نویسی:۔

یہ مقابلہ مقام اجتماع میں ہوگا۔ اوّل آنے والے مضمون کو پچاس روپے اور دوم آنے والے مضمون کو پچیس روپے انعام دیا جائیگا۔ انعام صرف معیار پر پورا اُترنے والے مضامین کو دیا جائے گا۔ مضمون ذیل کے کسی ایک عنوان پر لکھنا ہوگا۔

۱۔ مسجد الحمراء۔

۲۔ بیت اللہ اور اس کی تاریخ۔

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حالات ازروئے قرآن مجید۔

۴۔ نائیجیریا میں احمدیت۔

۵۔ ہستی باری تعالیٰ۔

۲۔ تقریری مقابلہ (معیار اول و دوم) عناوین:

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ۔

۲۔ برکات خلافت۔

۳۔ عاجزی۔

۴۔ ترقی ہمیشہ راستبازی سے ہوا کرتی ہے۔

۵۔ ہم پاکستان کو کیسے مضبوط بنا سکتے ہیں؟

معیار سوم:۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی کی سیرت کا ایک پہلو۔

۲۔ برکات خلافت۔

۳۔ محنت۔

۴۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی کا عشق قرآن۔

نوٹ۔ مجالس مقامی ان عناوین پر خدام کو تیاری کروائیں اور ان مقابلوں میں اول، دوم آنیوالوں کے نام مرکزی مقابلوں کیلئے بھجوائیں ایسے تمام خدام کے ناموں کی اطلاع ۲۰ ستمبر ۷۲ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اس مقابلے میں وہی خادم حصّہ لے سکیں گے جن کے نام پہلے مرکز میں پہنچ جائیں گے۔ ہر تقریر کے لئے زیادہ سے زیادہ چار منٹ کا وقت ہوگا۔

۳۔ مقابلہ نظم:۔ اس سال مندرجہ ذیل نظمیں مقابلہ میں رکھی گئی ہیں

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم ؎

یا قلبی اذکر احمدا ÷ عین الھدیٰ مفنی العدا

صحیح تلفظ اور ترجمہ کے ساتھ۔

۲۔ حضرت المصلح الموعود رضی کی نظم ؎

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ ....

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید

یکم تا ۱۰ر تبوک ۱۳۵۱ھش
ستمبر ۱۹۷۲ء

مجالس خدام الاحمدیہ مورخہ یکم تا ۱۰ر تبوک (ستمبر ۱۹۷۲ء) عشرہ وصولی چندہ تحریک جدید منا رہی ہیں۔ اس سلسلہ میں تمام مجالس کو ضروری ہدایات پر مشتمل پمفلٹ ارسال کیا جا چکا ہے۔ قائدین کرام اور عہدیداران کی خدمت میں مکرر درخواست ہے کہ عشرہ وصولی کو کامیاب بنانے کے لئے پوری تندہی سے کوشش فرمائیں۔

امسال چندہ تحریک جدید کی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ مالی سال کے پہلے دس ماہ میں ساڑھے چھ لاکھ کے سالانہ بجٹ میں سے صرف سوا دو لاکھ یعنی ایک تہائی وصولی ہوئی ہے۔ یہ امر فکر انگیز ہے اور ہم سب پر انفرادی اور اجتماعی طور پر بھاری ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ قائدین کرام کوشش کریں کہ عشرہ وصولی کے دوران کوئی خادم ایسا نہ رہ جائے جن سے ذمہ وار عہدیداران نے چندہ تحریک جدید کی وصولی کے سلسلہ میں رابطہ نہ قائم کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ مجالس کی کوششوں میں برکت ڈالے اور خدام کو زیادہ سے زیادہ تحریک جدید کے مالی جہاد میں معیاری حد تک حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

قائدین کرام عشرہ وصولی کے نتائج ۱۵ر ستمبر تک دفتر مرکزیہ کو ارسال کر دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم تحریک جدید۔ مجلس مرکزیہ ربوہ)

امتحان اطفال برائے وظیفہ انعامی

احمدی بچوں میں سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا ذوق پیدا کرنے کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی جانب سے ایک انعامی مقابلہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس سال یہ اجتماع ۵-۶-۷ر اخاء/اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس مقابلہ کے لئے بچوں کو تیار کرائیں۔ اس مقابلہ میں اوّل و دوم آنے والوں کو علی الترتیب ایک سال کی پوری اور نصف فیس بطور وظیفہ مجلس کی جانب سے پیش کی جاتی ہے۔ امتحان کا نصاب درج ذیل ہے:۔

۱۔ بچوں کے لئے تاریخ احمدیت مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب
۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قبل از نبوت کے مختصر حالات۔
۳۔ صداقت حضرت مسیح الموعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم۔
۴۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی۔
۵۔ انٹرویو۔ معلوماتِ عامہ متعلقہ اسلام و احمدیت۔ ملک کے موٹے موٹے جغرافیائی اور سیاسی حالات۔

قائد تعلیم
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پہلا سالانہ اجتماع
مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کا پہلا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مؤرخہ ۹-۱۰-۱۱ ستمبر / تبوک ۱۳۵۱ ہش ۱۹۷۲ء بروز ہفتہ اتوار، سوموار بمقام ہالیرنز گرانڈ ہوٹل کراچی منعقد ہو گا اسکے ساتھ ہی اطفال کا اجتماع بھی ہو گا۔ اس اجتماع میں علمی اور جسمانی مقابلہ جات بھی ہونگے۔ تمام خدام و اطفال ضلع کراچی زیادہ سے زیادہ اسمیں شامل ہو کر اسکی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ دیگر مجالس مقامی کو عام طور پر اور صوبہ سندھ کی مجالس کو خاص طور پر شمولیت کی دعوت ہے۔

(محمد حنیف معتمد و سیکرٹری اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی)

انعامی مقابلہ

گزشتہ ماہ خالد میں ایک انعامی مقابلے کا اعلان کیا گیا تھا اور خدام کو "خالد بن ولید" کے عنوان سے مضامین لکھنے کی دعوت دی گئی تھی لیکن اس طرف بہت کم خدام نے توجہ دی ہے اور اب تک ادارے کو صرف چند ایک مضامین ہی موصول ہو سکے ہیں۔ اب مضامین کی وصولی کی تاریخ یکم ستمبر سے بڑھا کر ۱۵ ستمبر کر دی گئی ہے۔ جملہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اس انعامی مقابلہ میں ضرور شامل ہوں اور اپنے مضامین ۱۵ ستمبر تک ادارہ کو بھجوا دیں۔ (شکریہ)

(ادارہ)

ولادت

مؤرخہ ۱۰/۸/۷۲ کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع و علاقہ لاہور کو اپنے فضل سے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ملک مظفر احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم صوفی حامد صاحب ابن حضرت صوفی غلام محمد صاحب مرحوم مبلغ ماریشس کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور دین کا خادم بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے اعانت خالد کیلئے دیئے ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ، لاہور
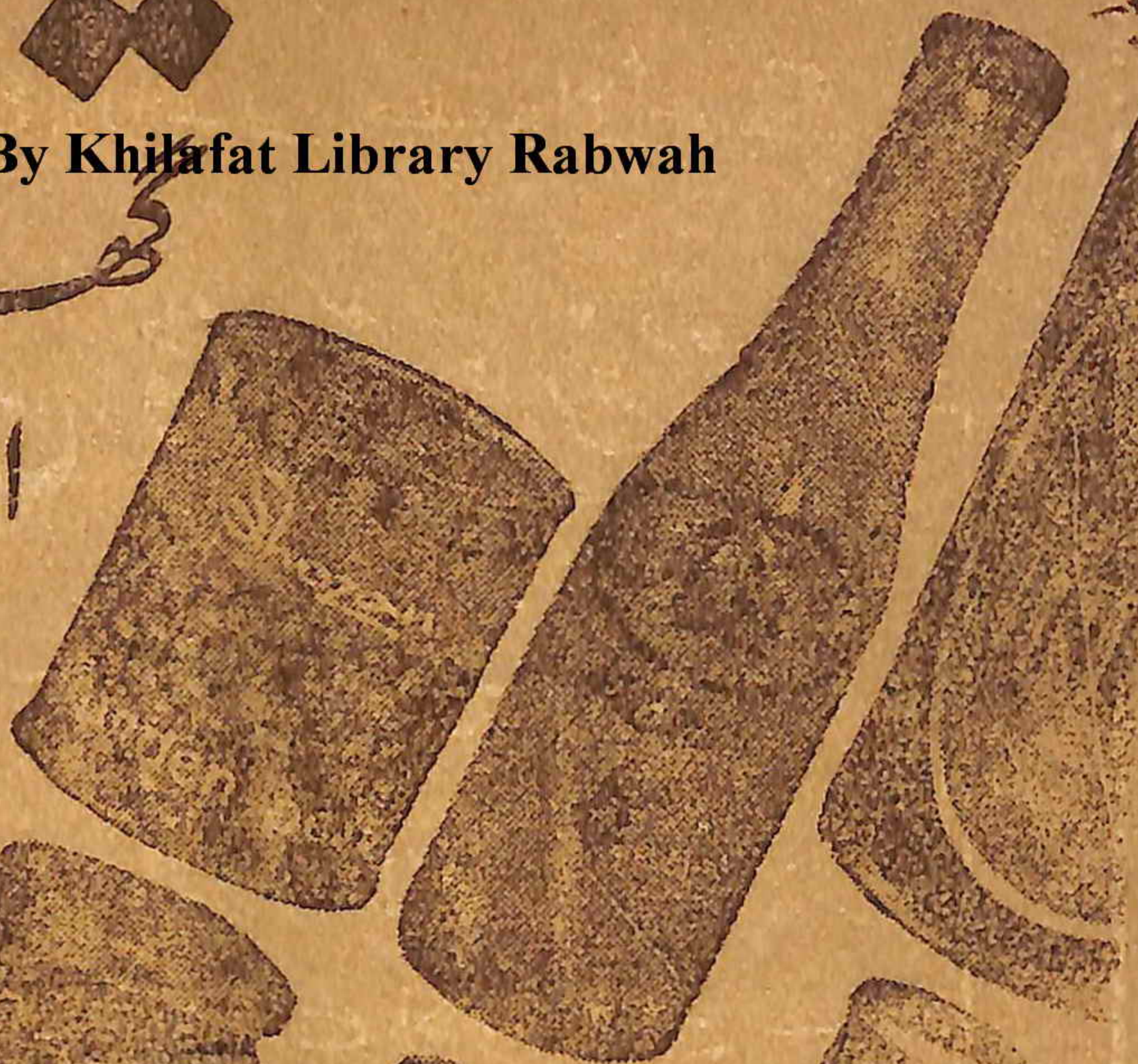
Monthly KHALID *Rabwah*

SEPTEMBER 1972 *Editor:* SYED ABDUL HAI REGD. NO. L 5830

مجلس خدام الاحمدیہ خوشاب کی ہفت روزہ تربیتی کلاس کے اختتام پر پروفیسر چوہدری حمیداللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ انعامات تقسیم فرمارہے ہیں ــ گذشتہ دنوں صدر محترم نے اس قسم کی کئی تربیتی کلاسز اور اجتماعات میں شرکت فرمائی اور جملہ مجالس کی کارکردگی، کا بنفس نفیس جائزہ لیا - نیز انہیں صحیح کام کرنے کے بارہ میں مفید ہدایات دیں - (ان اجتماعات اور تربیتی کلاسز کی تفصیل اندرونی صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)
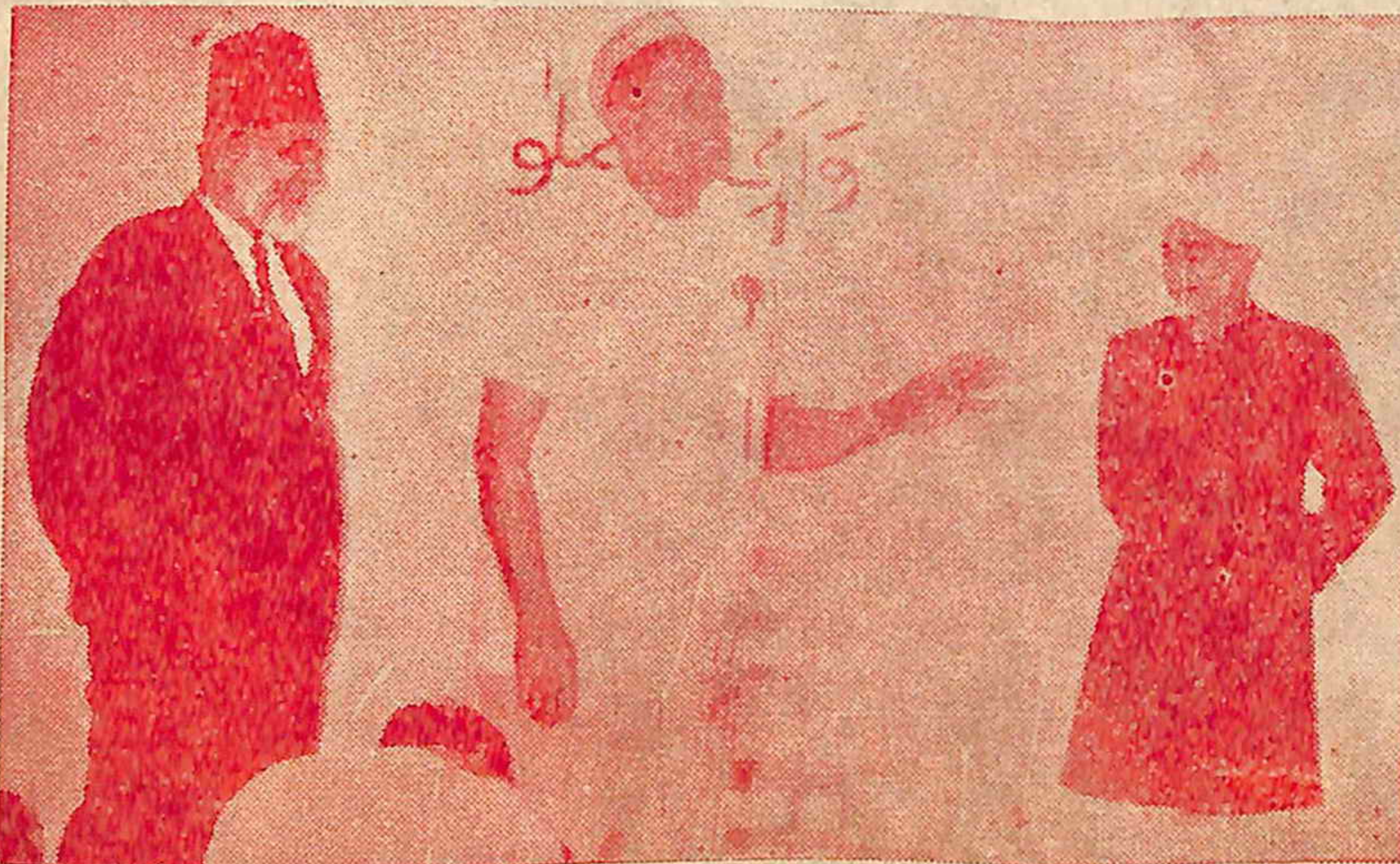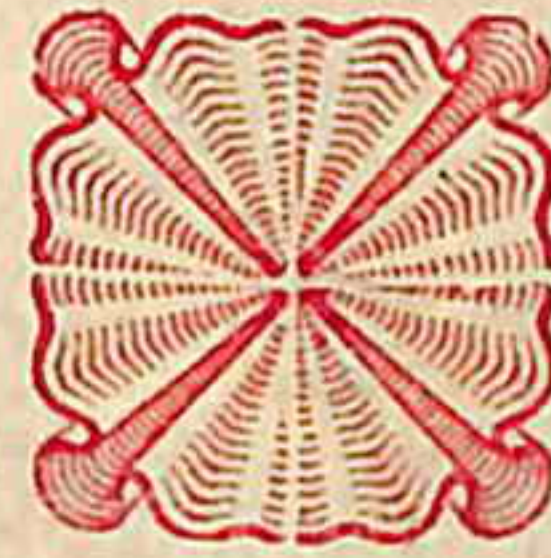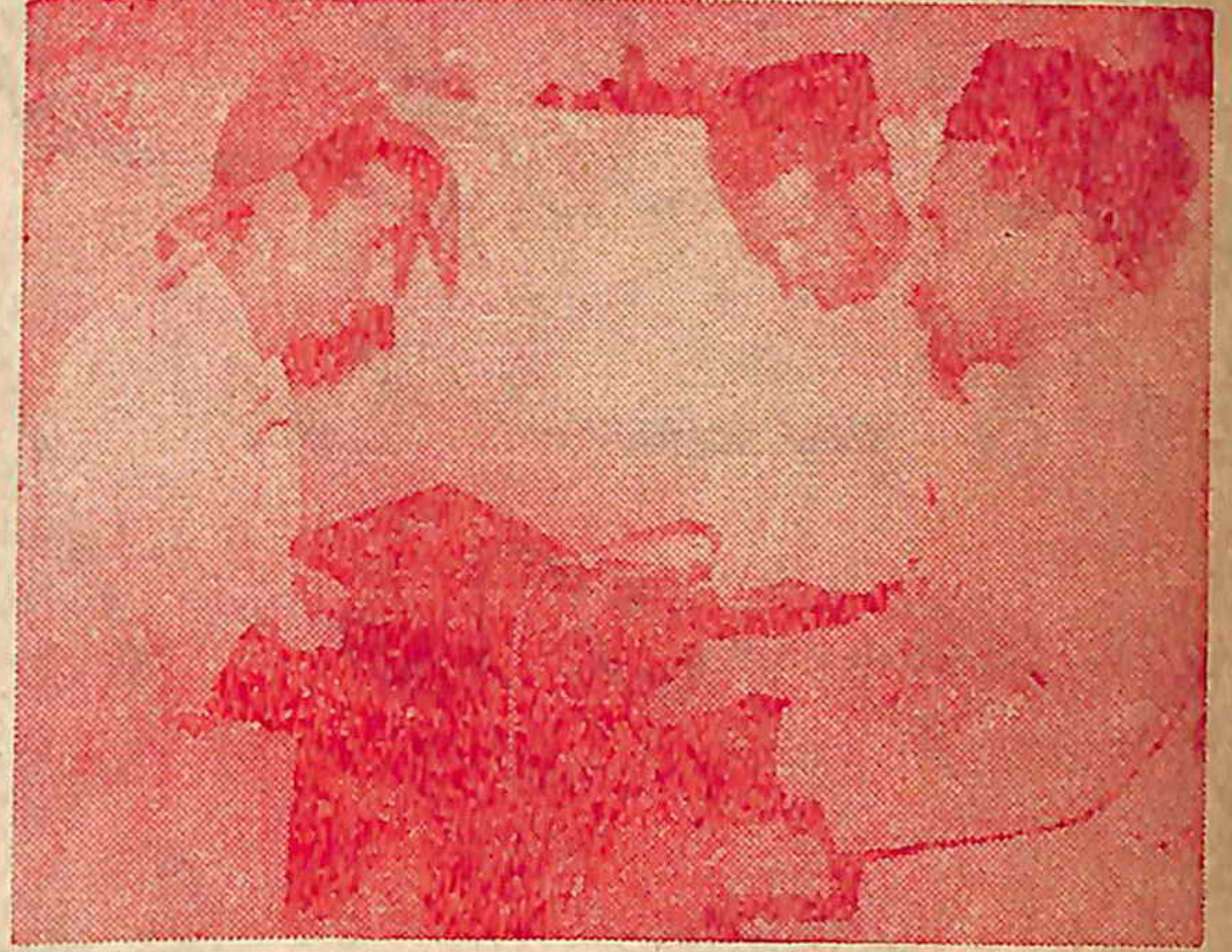
جزائر فجی کے ایک پراماؤنٹ چیف راتوایموری صاحب اسلام قبول کرنے کے بعد تقریر کررہے ہیں - آپ کا اسلامی نام ناصر ایموری رکھا گیا ہے - آپ کے دائیں جانب فجی کی ایک جماعت کے پریذیڈنٹ محمد حسین لال ٹوپی اور بائیں جانب محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی مشن کھڑے ہیں -

Nusrat Art Press, Rabwah.